



کیا جھٹوکے ساتھ انصاف ہو گیا؟

MONTHLY
HUMAN RIGHTS WATCH
LAHORE

ماہنامہ
ہیومن رائٹس واچ
لاہور

مارچ 2024ء سے سلسلہ اشاعت 2010ء
ABC
CERTIFIED



عورت بھی خواب دیکھتی ہے



ماہر تعلیم پرنس کنسٹنٹ اور ممتاز کاروباری شخصیت

حبیب اللہ بیگ سے ایک خصوصی نشست



کشمیر اور فلسطین میں قتل عام جاری



دو دہرے اور قسمیں کون پورے کریگا؟

پنجاب آٹا نمبر 1

فری ہوم ڈیلیوری

مرحمت الہی



سپیشل آفر

رمضان راشن بیچ تیار کرنے والوں
کیلئے باسہولت پیکنگ میں دستیاب

ہر سال کی طرح اس ماہ رمضان میں

بھی ایسے مختیر افراد جو ضرورت مندوں میں آٹا بطور زکوٰۃ

اور صدقہ تقسیم کرنے کے خواہشمند ہوں کو

فری ہوم ڈیلیوری کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔



یہ سہولت پنجاب آٹا نمبر 1 کے

کم از کم 1000kg کی خریداری پر

لاہور اور شیخوپورہ میں مہیا کی جائے گی۔

شرائط لاگو ہیں

تیلیف پل کا نام اور فون نمبر ضرور چیک کر لیں اور ملے جلتے مارکوں سے دھوکہ نہ کھائیں

مزید تفصیلات کے لئے:

نیشنل فلور اینڈ جنرل ملز (پرائیویٹ) لمیٹڈ شیخوپورہ

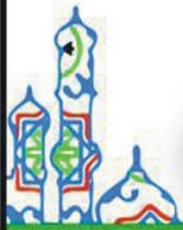
042-37425744-47,056-3783377

042-35979103-5, 0333-4887958

نسل در نسل ایک سچا رشتہ



نیشنل فلور اینڈ جنرل ملز لمیٹڈ شیخوپورہ®



STAND WITH
PALESTINE

Help feed a family in Palestine

DONATE NOW

£100



مارچ 2024ء

1

ہیومن رائٹس واچ



ٹیبلنگ ایڈیٹر

نعیم اختر

ایڈیٹر

عمارہ جہانزیب

چیف ایڈیٹر

غلام مصطفیٰ چوہدری

جوائنٹ ایڈیٹر

نزهت عروج بیگ، مہوش انور

ڈپٹی ایڈیٹر

چوہدری محمد عبداللہ

ایگزیکٹو ایڈیٹر

ایم نصیر بیگ

چیف فوٹو گرافر

عبدالرشید لودھی

شوہز ایڈیٹر

عزیز شیخ

اسسٹنٹ ایڈیٹر

بشری رضوان / شگفتہ سمن

مشاورتی بورڈ

- قیوم نظامی • کاشف بشیر خان
- ضمیر آفاق • سبحان عارف صہبائی
- قیصر علیخان لودھی • عبدالعزیز
- ڈاکٹر محمد انور امین • صنم خان

قانونی مشیر

- میاں محمد بشیر • ایڈووکیٹ سپریم کورٹ
چیف ایگل ایڈوائزر
- عظیم اعجاز • ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ایگل ایڈوائزر
- فیاض احمد ملک • ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ایگل ایڈوائزر

قیمت اندرون ملک

100/- روپے فی شمارہ

قیمت بیرون ملک

فی شمارہ

- امریکہ 4 ڈالر — برطانیہ 2 پونڈ
- کینیڈا 4 ڈالر — یورپین ممالک 3 یورو
- سعودی عرب 10 ریال — متحدہ امارات 10 درہم

اس شمارے میں

- اداریہ —
- ماہر تعلیم اور ممتاز کاروباری شخصیت حبیب اللہ بیگ کی گفتگو —
- عورت بھی خواب دیکھتی ہے —
- کشمیر اور فلسطین میں قتل عام جاری —
- وہ وعدے اور قسمیں کون پورے کریگا؟ —
- نئی حکومت سے عوام کی توقعات —
- مش معجزہ (افسانہ) —
- خواتین کے حقوق اور معاشرتی ترقی —
- کیا بھٹو کے ساتھ انصاف ہو گیا؟ —
- دنیا کے خواتین —
- ہیلتھ اینڈ فٹنس —
- شوہز کی دنیا —
- ادبی ورثہ —
- سپورٹس —
- خصوصی رپورٹس —
- لوگ کیا کہتے ہیں؟ —
- انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں —
- بین الاقوامی خبریں —
- سوشل راءنڈاپ —

جنرل منیجر مارکیٹنگ

عمیر جٹ

سرکولیشن منیجر

علی امیر

کمپوزنگ

اختر شہزاد

آرٹ اینڈ ڈیزائننگ

ساجد مہتاب

انڈرٹن ملکنڈنگان (اعزازی)

- لاہور — عابد حسین ڈاکٹر محمد رفیق
- اسلام آباد — نعیمہ ناز
- راولپنڈی — ناصر محمود
- ملتان — چوہدری محمد الیاس بنویر صدیقی
- کوٹ ادو — رانی وحیدہ ملک
- فیصل آباد — زاہد محمود
- سرگودھا — ثناء نصیر شیخ
- پنڈت — سیف علی خان
- بہاولپور — ذوالفقار علی
- بہاولنگر — ملک صفدر ضیاء
- ڈیرہ غازی خان — طیب فاروق
- صوبہ سندھ — دلاور خان قادری
- کراچی — محمد ندیم سلیمانی
- کوئٹہ — اعظم جان زکون
- پشاور — صاحبزادہ طالع سعید
- مظفر آباد — ڈاکٹر قمر تنویر

بیرون ممالک نمائندگان

- منور علی شاہد..... یورپین ممالک
- مقصود قصوری..... آسٹریلیا
- محمد رضوان..... مشرق وسطیٰ

رابطہ آفس: 231/12 علامہ اقبال روڈ، مصطفیٰ آباد، لاہور (پاکستان)

Contact: 0336-0810800 Whatsapp: 0300-4539241



/HRWlahore



/humanrightswatchpk



/humanrightswatchmagazine

E-mail: humanrightswatchlhr@gmail.com, humanrightswatchpk@gmail.com

پبلشر مہوش مصطفیٰ چوہدری نے عکاظ پرنٹرز، فیروز پور روڈ لاہور سے چھپوا کر 231/12، علامہ اقبال روڈ لاہور (پاکستان) سے شائع کیا۔ نوٹ: ادارہ کا جملہ شائع شدہ مندرجات سے متعلق ہونا ضروری نہیں ہے

نئی حکومت کا قیام اور عوام کی توقعات

پاکستان کے نومنتخب وزیراعظم شہباز شریف نے بطور وزیراعظم حلف اٹھالیا ہے۔ وہ اس سے قبل بھی کچھ عرصہ اس منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ بلاشبہ شہباز شریف اس قوم کے وزیراعظم بنے ہیں جو بے شمار مسائل میں گھری ہوئی ہے۔ غربت، بے روزگاری اور مہنگائی نے تو عوام کا جینا دو بھر کر رکھا ہے۔ الیکشن سے قبل تو سیاسی جماعتیں عوام کی تقدیر بدلنے کے وعدے اور دعوے کرتی ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ نواز شریف اور شہباز شریف نے بھی انتخابی مہم کے دوران عوام سے وعدے کیے تھے کہ وہ منتخب ہو کر ملک کو غربت، افلاس، مہنگائی اور بے روزگاری کی دلدل سے نکالیں گے اور عوام کو ان کے حقوق فراہم کیے جائیں گے۔ معیشت کو بہتر کر کے عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بھی شروع کرنے کے ارادے ظاہر کیے گئے۔

عوام کی موجودہ حکومت سے توقعات ہیں کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق بجلی، گیس، اشیائے خوردونوش اور ادویات کی قیمتیں کم کریں گے اور بڑھتی ہوئی مہنگائی پر بھی قابو پائیں گے۔ علاوہ ازیں عوام یہ بھی اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ انتخابی وعدوں کے مطابق انہیں 300 یونٹ تک بجلی مفت فراہم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ مفت معیاری تعلیم اور علاج کی سہولیات کی فراہمی کیلئے بھی عوام منتظر ہیں۔ موجودہ حکومت کو غیر ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی کیلئے ایسے میکانزم کو بنانے کی ضرورت ہے جس سے غربت اور بے روزگاری میں بڑی کمی واقع ہو سکے جبکہ روزگار کے وسائل میں اضافے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کو روکنے کیلئے بھی ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت کی اب یہ ذمہ داری ہے کہ عوام سے کیے گئے اپنے وعدوں پر عملی جامہ پہنانے کیلئے شب و روز سرگرم عمل ہوں کیونکہ لوگوں کی امیدیں اب ان سے وابستہ ہیں۔ عوام نے تو اپنے ووٹ کا حق استعمال کرتے ہوئے ان کو اقتدار تک پہنچا دیا اب وعدے پورے کرنا موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔

عالمی یوم خواتین اور ان کے حقوق

خواتین کا عالمی دن ہر سال 8 مارچ کو دنیا بھر میں منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے 1975ء میں آٹھ مارچ کو خواتین کا عالمی دن قرار دیا۔ خواتین کا عالمی دن منانے کا مقصد مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ خواتین کی سماجی، معاشی، سیاسی اور گھریلو معاملات میں بھرپور شرکت کی راہیں ہموار کرنا ہے۔ دنیا کی آدھی آبادی عورتوں پر مشتمل ہے انسانی زندگی کا دارومدار جتنا مردوں پر ہے اتنا ہی خواتین پر بھی۔ مگر یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ مختلف معاشروں میں خواتین کو ان کے جائز حقوق بھی میسر نہیں ہیں۔ ان کا گھر سے باہر تک ہر جگہ استحصال ہوتا ہے انہیں گھریلو تشدد، جنسی ہراسمنٹ اور معاشرتی عدم تحفظ کا سامنا رہتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خواتین کو سب سے زیادہ حقوق اور عزت و احترام اسلام نے دیا ہے۔ مگر اس کے باوجود خواتین کے حقوق بری طرح پامال ہو رہے ہیں اور خواتین اپنے حقوق کے حصول کیلئے جدوجہد کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ بات روز روشن کی عیاں ہے کہ خواتین کی شمولیت کی بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا، خواتین کو جب بھی مواقع ملے انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو ثابت کیا ہے۔ خواتین کے عالمی دن کا تقاضہ یہی ہے کہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے علاوہ خواتین کو معاشرے میں یکساں مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار بہتر طور پر کرتے ہوئے معاشرتی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔



ماہر تعلیم رٹنس کنسلٹنٹ اور ممتاز کاروباری شخصیت

حبیب اللہ بیگ سے ایک خصوصی نشست

ترتیب و اہتمام غلام مصطفیٰ چوہدری

حبیب اللہ بیگ ایک مایہ ناز Educationist اور Business Consultant ہیں۔ وہ ایک ممتاز کاروباری شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ Youth Economic Growth affairs کے ماہر ہیں۔ انہوں نے مختلف شعبہ ہائے جات English, Business Administration اور International Relations میں ماسٹرز کیا ہے۔ وہ بذات خود ناصرف ایک Institution کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ بہت Visionary Person ہیں۔ انہوں نے 1999ء میں اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا اور پھر اپنے کاروبار کو بڑھا کر شروع کیا اس کے علاوہ انہوں نے کاروباری ناکامیوں کی وجوہات پر بھی ریسرچ کی۔ وہ اس وقت Business Advisor کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے پارٹنرز کے ساتھ مل کر کئی ادارے بنائے۔ 2005ء سے 2015ء تک یوتھ کی معاشی مشکلات پر مبنی موثر ریسرچز بھی کیں۔ یوتھ کی ترقی میں رکاوٹ بننے والی وجوہات کو تلاش کیا۔ وہ 2015ء سے Empowerment Of Youth Economic کیلئے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے جدید تقاضوں کے مطابق نوجوانوں کی اکنامک ایمپاورمنٹ کیلئے کئی آئیڈیاز متعارف کروائے ہیں۔



انسٹروپو
نزہت عروج بیگ

یوتھ کی اکنامک گروتھ ہو سکتی ہے۔ ہمارا تعلیمی اور معاشی نظام ہم آہنگ نہیں ہیں۔

جو ہماری معاشی ضروریات ہیں وہ ہمارا تعلیمی سسٹم نہیں دے رہا اور موجودہ ایجوکیشن سسٹم ہمیں جو دے رہا ہے اس کی جدید دور میں ضرورت نہیں ہے۔ اس کا ہماری معاشی ترقی میں کوئی رول نہیں ہے۔ اس کے لئے بنیادی سطح

ماہر تعلیم، یوتھ اکنامک افیئرز اور کاروباری شخصیت حبیب اللہ بیگ سے ہیومن رٹنس واج میگزین کی ایک خصوصی نشست ہوئی جس میں یوتھ اکنامک گروتھ کے حوالے سے ہونیوالی اہم اور معلوماتی گفتگو قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کی جا رہی ہے۔

سوال: آپ کے خیال میں تعلیم نوجوانوں کی معاشی نمو کو بڑھانے میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

جواب: تعلیم ایک بنیادی Social Institution ہے۔ اس میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ایجوکیشن سسٹم میں اسی بنیادی تبدیلی سے ہی

جواب: معاشی ترقی میں تین چیزیں
بہت اہم ہیں۔

اول: سرمایہ Capital

دوم: Fostering

/Mentorship

سوم: ماہر ورک فورس Skilled

Work Force

کیونکہ ہمارا نظام تعلیم اس قابل نہیں
ہے کہ وہ نوجوانوں کو خصوصی



پر تبدیلی کی ضرورت ہے کہ ہمارا
ایجوکیشن سسٹم اس پر فوکس کرے جو
ہمارے بدلتے ہوئے معاشی حقائق
اور Globalization کی
ضرورت ہے۔ اگر تعلیمی نصاب آج
کی جدید ضروریات کے عین مطابق
ہو تو معاشی ترقی دیکھنے کو ملے گی۔

سوال: حکومت کس طرح کی
پالیسیاں بنا سکتی ہے تاکہ نوجوانوں کو

کاروبار اور ایجوکیشن کو بڑھانے کے لیے حوصلہ افزائی ملے؟

مہارتوں سے آراستہ کرے تو پھر ہمارے کاروباری اداروں کو ایک جامع
انٹرنشپ پروگرام کا انعقاد کرنا پڑے گا۔ انٹرنشپ پروگرام سے لوگوں میں
Mandatory skills کا جنم ہوگا جس سے معاشی ترقی کا پہیہ چلے گا۔
سوال: حکومت کس طرح تعلیمی اداروں کے ساتھ مشترکہ کام کر سکتا ہے

کہ نوجوانوں کو کاروبار کے لیے بہتر طور پر تیار کیا جاسکے؟

جواب: حکومت تعلیمی اداروں کو ہر وہ پالیسی، نظام، نصاب اور مدد مہیا
کر سکتی ہے جس سے ہمارے تعلیمی ادارے، کاروباری سسٹم کے ساتھ مل کر
نوجوانوں کو موجودہ معاشی نظام کے مطابق بنائیں۔ تعلیم کے ذریعے ہی
یوتھ میں مکمل اکٹما کر تھ کے بارے میں آگاہی ہو سکتی ہے۔ اور skill
based and professional education کا کردار بھی اس

میں اہم ہوتا ہے۔ بزنس پرائیویٹ سیکٹر کو معاشی مشکلات کے بارے میں
تعلیمی اداروں کے ساتھ بات چیت کرنی چاہیے اور بزنس پرائیویٹ سیکٹر اور
ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنز کے درمیان مکمل تعاون public-private
partnership کا ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ جہاں جہاں مشکلات

سامنے آرہی ہیں ان کا حل نکالا جاسکے۔ کاروبار کی تمام ضروریات کو تعلیمی ادارے
پورا کریں اور اس بارے میں یوتھ طالب علموں کو مکمل آگاہی اور ٹریننگ فراہم
کریں اس طرح پرائیویٹ سیکٹر اور تعلیمی اداروں کے تعاون میں موثر اضافہ ہوگا۔
اور یہ ہونا بہت ضروری ہے اگر یہ نہیں ہو تو ناکامی کے امکانات زیادہ ہوں گے۔

علاوہ ازیں کاروباری ترقی کیلئے Skilled persons کی تعداد زیادہ
ہونی چاہیے کیونکہ ان کا تجربہ اور ٹریننگ مفید ہوتی ہے لہذا پرائیویٹ سیکٹر اور
تعلیمی اداروں کے درمیان موجودہ خلاء کو ختم کرنا ہوگا اور کاروبار کی جو بھی
ضروریات ہیں ان کو تعلیمی اداروں میں یوتھ کو مہیا کی جائیں اور اس بارے
میں ان کی مناسب سپورٹ اور ٹریننگ اشد ضروری ہے۔

سوال: معاشی مواقع حاصل کرنے کے لیے نوجوانوں کو کونسے

Challenges ہیں اور ان کو کس طرح حل کیا جاسکتا ہے؟

جواب: معاشی مواقع حاصل کرنے میں نوجوانوں کو کافی چیلنجز کا

جواب: حکومت کو ایجوکیشن پالیسی میں socio-economic
model اپنانے کی ضرورت ہے۔ نظریاتی تعلیمی پالیسی کو ترک کر کے
Economic liberal polices اپنانے کی ضرورت ہے۔ نظریاتی
تعلیمی پالیسی نے ہماری نوجوان نسل کو Economical persuit میں
بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ گورنمنٹ liberal & rational تعلیمی
پالیسی کا نفاذ کرنا چاہیے اور تعلیمی نصاب مرتب کرتے وقت جدید معاشی تقاضوں
کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ فارمل تعلیمی نصاب کے ساتھ ساتھ پروفیشنل تعلیمی نظام کو
اختیار کرنا ہوگا۔ جہاں ہمیں تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے وہاں
ہمیں کاروباری معاملات میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی بھی ضرورت ہے۔

کاروباری اداروں میں نوجوانوں کی Comprehensive
trainings and internship programs کا لگاتار انعقاد
ہونا چاہیے۔ یہ انٹرنشپ پروگرام سیکنڈری لیول سے شروع ہونا چاہیے جس
خاص انٹرنشپ پروگرام میں کسی بچے کو تربیت دی جا رہی ہو اسی میں اس کو
جواب یا کاروبار کے مواقع بھی دیئے جائیں۔

سوال: آپ ایسے حکمت عملی و طریقہ کار کے بارے میں بتائیں جس
سے مختلف معاشی اور معاشرتی پس منظر کے نوجوانوں کو برابر معاشی مواقع
فراہم کیئے جاسکیں۔

جواب: ہماری سوسائٹی میں Merit کے نام پر معاشرتی و معاشی
exploitation ہو رہی ہے۔ صرف ایک کلاس ہی اعلیٰ کاروباری و تعلیمی
مواقع حاصل کر رہے ہیں اور Less privileged معاشرتی طبقے معا
شرتی ترقی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ہمیں میرٹ کو اولین ترجیح نہیں دینی چاہیے
اور اس کی جگہ پر ایک Comprehensive Economic
System بنانا چاہیے جس میں ہر معاشرتی طبقے کو برابر مواقع میسر ہوں۔

سوال: کیا آپ بتائیں گے کہ نوجوانوں کی معاشی ترقی میں انٹرنشپ
پروگرام کی اہمیت کیا ہے؟

کو Skilled work force کی ضرورت ہے اس کیلئے یوتھ فورس کی ٹریننگ skilled development کا ہونا بہت ضروری ہے اس کیلئے مناسب ایجوکیشن سسٹم اور ٹریننگ پروگرامز کا انعقاد کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ہمارے کاروباری ادارے دو طرح سے نوجوانوں کی معاشی نمو کر سکتے ہیں۔

اول: پروفیشنل تعلیمی اداروں کے ساتھ مل کر عملی نصاب کا انعقاد اور دوم: نوجوانوں کو ایک مکمل اور جامع انٹرنشپ پروگرام مہیا کر کے۔ سوال: حکومت اور بزنس ارگنائزیشنز کس طرح کاروبار کو حوصلہ افزائی دینے اور نوجوانوں کی ملازمت اور مہارت کے ترقیاتی پروگراموں میں مالی اداروں اور کاروباری شخصیات کو متوجہ کر سکتی ہیں؟

جواب: کاروباری اداروں کو تربیت یافتہ، ماہر اور تجربہ کار ورک فورس کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ حکومت اور تنظیمی ادارے ان کے ساتھ مل کر کاروباری اداروں کی ان ضرورتوں کو پورا کر سکتی ہے اور ان کاروباری اداروں کو متوجہ کر سکتی ہے۔

سوال: آپ ذاتی طور پر نوجوانوں کو معاشی ترقی میں لانے کا کوئی لائحہ عمل بتا سکتے ہیں؟ جواب: ہم نے کافی ریسرچ کے بعد ایک پروگرام ڈیزائن کیا ہے جس کے ذریعے یوتھ کو کاروبار کی طرف مائل کیا جاسکے گا اور یوتھ جابز کی طرف مکمل طور پر گامزن ہونے کی بجائے کاروبار کی طرف بھی رخ کریں گے۔

اس پروگرام کو آئندہ چند ماہ بعد متعارف کرائیں گے جس میں ہم یوتھ کو دعوت دیں گے کہ وہ ہمارے اس پروگرام کے ساتھ شامل ہوں اور اس میں اپنی دلچسپی ظاہر کریں جس کے لئے ان کے پاس سرمائے کا ہونا ضروری نہیں اس کی کوئی ایسی شرائط بھی نہیں ہوں گی جس سے کوئی بھی یوتھ اس پروگرام سے استفادہ کرنے سے محروم رہ سکے۔ یوتھ کی رجسٹریشن کے بعد اس کی پروفیشنل ٹریننگ، ایجوکیشن ٹریننگ کر کے ان کی گروپنگ ہوگی اور ایک کارپوریشن کی شکل دیں گے وہ اس کارپوریشن کے مالک ہوں گے ہم صرف اس پراجیکٹ کی کامیابی تک نگرانی کرتے رہیں گے اور ان کو ہر طرح کی مدد اور رہنمائی فراہم کریں گے اس پروگرام میں حصہ بننے والے یوتھ ممبران کو زیادہ سرمائے کی بھی ضرورت نہ ہوگی اس میں ایک ہزار روپے والا بھی ممبر بن سکے گا اور کارپوریشن کا حصہ بن سکے گا اس کے علاوہ سرمایہ لگانے والے افراد بھی اس پروگرام کی طرف رجوع کریں گے اور ان پراجیکٹ کے مالک یوتھ ہی ہوں گے ہم صرف مدد فراہم کریں گے۔ اُمید ہے کہ اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ نوجوان حصہ لیتے ہوئے استفادہ کر سکیں گے۔



سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں کچھ Internal challenges ہیں اور کچھ External challenges

Internal Challenges: اس میں سب سے پہلا یوتھ کا Mind set ہے۔ ہماری یوتھ صرف گورنمنٹ جاب کے حصول کے لئے پڑھتی ہے۔ دوم: کاروباری تعلیم و تربیت کا فقدان، سوم: نوجوانوں کی اپنی سوچ ہے کہ کاروبار کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

External challenges: اس میں حکومت کی طرف سے کاروباری نظام کا کوئی خاطر خواہ انتظام کا میسر نہ ہونا سب سے پہلا بڑا مسئلہ ہے۔ دوم: نظام تعلیم اور کاروباری معاملات میں عدم مطابقت کا ہونا ہے۔

سوال: آپ ٹیکنالوجی میں ترقی اور تبدیلی کے تناظر میں نوجوانوں کے کاروبار میں مستقبل کو کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: جب آپ کے Tools of earning تبدیل ہوں گے تو نئے ٹولز آف ارننگ متعارف ہوں گے نئے ٹولز کے آنے سے بہت سی آسانیاں پیدا ہو چکی ہیں اور نئے ٹولز اکنا کم گروتھ میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یوتھ کو نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ متعارف کرانا ان کی ٹریننگ اور آگاہی نئے ٹولز کے مطابق بہت ہی فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔ جب کہ نئی ٹیکنالوجی اور ٹولز سے ہی یوتھ کی ترقی ہو سکتی ہے اور ان کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے اب ماڈرن بزنس ٹیکنالوجی آچکی ہے جن کے استعمال سے معاشی ترقی اور یوتھ اکنا کم گروتھ ہو سکتی ہے۔



سوال: کیا آپ کامیاب کاروباری نوجوان جو اپنے علاقوں یا ملکوں میں معاشی گروتھ میں اہم کردار ادا کر چکے ہیں، ان کی مثالیں فراہم کر سکتے ہیں؟

جواب: یوتھ کے پاس قوت اور وقت ہوتا ہے جب یوتھ کو Trained کیا جائے گا تو وہ معاشی ترقی کیلئے مفید ثابت ہوں گے دنیا میں ہر روز ہونے والی ترقی اور تبدیلی میں یوتھ کا بہت اہم کردار ہے۔ یوتھ کی صلاحیتوں سے مکمل فائدہ اٹھا کر ہی ترقی کی طرف گامزن ہوا جاسکتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ یوتھ کی صلاحیتوں کو مناسب طور پر استعمال میں لایا جائے اس کیلئے موثر منصوبہ بندی اور عمل کی ضرورت ہے۔

سوال: ادارے اور لیڈنگ کمپنیاں کاروباری نوجوانوں کی معاشی نمو میں کیا کردار ادا کرتی ہیں؟

جواب: ہمارے پاس جتنی آرگنائزیشن اور کارپوریشنز چل رہی ہیں ان

Contact and feedback hbaig7@gmail.com



عورت بھی خواب دیکھتی ہے

ہمارے ہاں اینٹوں کے بھٹوں سمیت مختلف جگہوں پر کام کرنے والی عورتوں کو مردوں کے مساوی اجرت نہیں دی جاتی۔ سیمینار میں جب کوئی مقرر محنت کش خواتین کو مساوی اجرت یا مساوی معاشی حقوق دینے بارے قدرے پر جوش انداز میں بات کرتا تو غریب محنت کش خواتین فرط جذبات میں ایسے تالیاں بجانے لگتیں جیسے سیمینار میں کیے جانے والے مطالبات نہ صرف حکمرانوں تک پہنچ جائیں گے بلکہ حکمران محنت کش عورتوں کے معاشی استحصال کے خاتمے کیلئے فوری اقدامات بھی اٹھالیں گے۔ ایسے مناظر دیکھ کر ذہن میں ڈاکٹر طاہرہ کاظمی کی کتاب عورت بھی خواب دیکھتی ہے آتی رہی۔ تلخ حقائق یہ ہیں کہ ہمارے ہاں عورت کو فقط جسم یا جنس ہی سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں نہ تو گھریلو، ازدواجی اور سماجی سطحوں پر عورت کے احساسات و خیالات کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی مرد یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ عورت بھی سماجی و معاشی مساوات کے خواب

سٹال پر ڈاکٹر صاحبہ کی کتاب دستیاب نہیں تھی۔ سات مارچ کو لاہور پریس کلب میں بانڈ ڈلیبر لیبریشن فرنٹ پاکستان نے عورتوں کی جبری مشقت کے حوالے سے سیمینار کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ وہاں سول سوسائٹی اور خواتین کے حقوق کیلئے کوشاں تنظیموں کے افراد کے علاوہ اینٹوں کے بھٹوں اور چھوٹے موٹے کارخانوں میں کام کرنے والی خواتین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ وہاں آئی ہوئی محنت کش عورتوں کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والی ان خواتین کے چہروں پر وہ شگفتگی اور رونق مفقود تھی جو اس عمر کی خواتین کے چہروں پر موجود ہوتی ہے۔ اظہار خیال کرنے والے مقررین میں سے کسی نے بہت خوب کہا کہ اصولی طور پر تو اینٹوں کے بھٹوں جیسا سخت کام عورتوں کے کرنے کا ہے ہی نہیں لیکن غربت اور افلاس کے ہاتھوں تنگ خواتین اگر یہ سخت کام بھی کرنے پر مجبور ہیں تو انہیں کم از کم اس کام کی پوری اجرت تو ملنی چاہیے۔ تلخ حقائق یہ ہیں کہ

تحریر: مظہر چوہدری

زندگی کے مختلف شعبوں میں عورتوں کے مساوی حقوق کو یقینی بنانے کیلئے قلمی کاوش ہر سال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اس بار لکھے جانے والے کالم کا عنوان عورت بھی خواب دیکھتی ہے دینے کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ، چند روز قبل ڈاکٹر طاہرہ کاظمی کی شائع ہونے والی کتاب ہے۔ ویمن ڈے سے ایک ہفتہ قبل عکس پبلی کیشنز لاہور میں اس کتاب کی تقریب رونمائی کی خبر ہوئی تو اسے اس وجہ سے پڑھنے کا ارادہ کیا کہ شاید اسے پڑھنے کے بعد رواں برس ویمن ڈے پر لکھے جانے والے کالم میں چند نئی باتیں شامل ہو سکیں۔ ایک اور حسن اتفاق یہ رہا کہ مذکورہ کتاب کی تقریب رونمائی کے دن ہی سے لاہور میں سالانہ پانچ روزہ ادبی میلہ شروع ہو رہا تھا۔ پیشہ ورانہ مصروفیت کی وجہ سے آخری روز ہی میلے میں جاسکا لیکن کتاب میلے میں جا کر معلوم ہوا کہ اس بار عکس پبلی کیشنز والوں نے وہاں سٹال ہی نہیں لگایا تھا۔ شومئی قسمت یہ کہ اور کسی



جسمانی اور مالیاتی تحفظ کیلئے مردوں پر انحصار کرنے پر مجبور ہے۔ بیشتر دیہی علاقوں میں عورتوں کو محض ڈھور ڈنگر سے زیادہ حیثیت نہیں دی جاتی۔ مردانہ بالادستی کے اعتقادات پر مبنی نظام میں مرد کی فوقیت اور عورت کی کمتر حیثیت کو اس طرح سے اجاگر کیا جاتا ہے کہ ان پڑھ اور کم پڑھی لکھی روایتی خواتین بھی یہ یقین کر لیتی ہیں کہ مردوں کو نہ صرف تشدد کے ذریعے خواتین کو قابو میں رکھنا چاہیے بلکہ مرد قہم اور جائیداد کی ملکیت کی بنا پر خواتین کو قابو میں رکھنے پر قادر ہیں۔ تلخ حقائق یہ ہیں کہ مسلم معاشرہ بالخصوص پاکستانی معاشرہ دنیا بھر میں ہونے والی سائنسی، فنی اور سماجی تبدیلیوں کے خلاف مزاحمت دکھانے میں مشہور رہا ہے۔ عورت مارچ کے حوالے سے بھی ہمارے معاشرے کا مجموعی رد عمل انتہائی جارحانہ اور شدید مزاحمانہ ہے۔ دنیا کی تاریخ اور سماجی تغیر کا قانون تو یہی بتاتا ہے کہ عورتوں نے ایک وقت ہمارے جیسے قدامت پسند معاشروں میں بھی وہ مساوی انسانی حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہو ہی جانا ہے جو مہذب معاشروں کی خواتین آج حاصل کئے ہوئے ہیں۔ انیسویں صدی تک برطانیہ سمیت مغربی ممالک میں بھی خواتین کو سماجی و مذہبی اقدار کے نام پر گھروں تک محدود رکھنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں لیکن مغربی اور یورپی ممالک کی خواتین نے یونیورسٹیوں میں تعلیم کا حق اور ووٹ کا حق حاصل کرتے ہوئے بتدریج مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مردوں کے مساوی حقوق کی جدوجہد جاری رکھی۔

1975 میں اقوام متحدہ نے 8 مارچ کو خواتین کا عالمی دن قرار دے دیا۔ خواتین کا عالمی دن منانے کا مقصد مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ گھریلو، سماجی، معاشی اور سیاسی معاملات میں خواتین کی بھرپور شمولیت کی راہیں ہموار کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صنفی عدم مساوات کئی ایک مغربی اور یورپی ممالک میں بھی موجود ہے تاہم پاکستان سمیت بہت سے ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کے مقابلے میں مغربی و یورپی ممالک کی صورت حال صنفی مساوات کے حوالے سے بہت بہتر ہے۔

مغربی اور یورپی ممالک میں عورتوں پر صنفی مساوات کے حصول کیلئے جدوجہد کرنے پر کوئی پابندی نہیں لیکن پاکستان سمیت کئی ایک ممالک میں مساوی حقوق کیلئے عورتوں کی جدوجہد کو سخت قسم

دیکھتی ہے۔ کالم کے عنوان کی وضاحت کے حوالے سے اہم بات یہ کہ جبری مشقت کے حوالے سے خواتین کا نفرنس کے خاتمے کے بعد ڈاکٹر صاحبہ کی کتاب عکس پہلی کیشنز سے حاصل کر تولی گئی لیکن ابھی کتاب کے مندرجات کو سرسری طور پر ہی دیکھا جاسکا ہے۔ کتاب پر تبصرہ تو پڑھنے کے بعد ہی کیا جانا چاہیے لیکن کتاب کے ذیلی عنوانات پر ایک نظر دوڑانے کے بعد اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب خواتین سے زیادہ مردوں کو پڑھنی چاہیے۔ خواتین خاص طور پر ماں اور بیٹی تو ایک دوسرے کے خوابوں کو اچھی طرح سمجھتی ہیں لیکن بد قسمتی سے مردوں کی اکثریت نے ابھی تک عورتوں کے خوابوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اس حوالے سے آخری بات یہی کہ اگرچہ مردوں نے عورتوں کے خوابوں کو سمجھنے یا انہیں اہمیت دینے کی کوشش نہیں کی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ عورتیں اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے کیلئے عملی جدوجہد کرتی دکھائی دینے لگی ہیں۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں مساوی حقوق کے حصول کیلئے خواتین کی منظم جدوجہد کا آغاز 113 سال قبل امریکہ میں ہوا۔ 1908 میں ہزاروں امریکی خواتین صنفی امتیاز کے خاتمے، خواتین کے حق رائے دہی اور مساوی تنخواہوں کے مطالبات لے کر نیویارک کی



کی مخالفت کا سامنا ہے۔ مردانہ بالادستی کے اصول پر قائم پاکستانی سماج میں خواتین کی اکثریت اپنے

سڑکوں پر نکلیں۔ عالمی سطح پر پہلی بار 8 مارچ 1914 کو عورتوں کا دن منانے کا آغاز ہوا جبکہ



کشمیر اور فلسطین میں قتل عام جاری

تیزی لائی ہے۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں روزانہ قتل، من مانی گرفتاریاں اور جائیداد و املاک ضبط کرنے کا مقصد آزادی پسند کشمیری عوام کو دہشت زدہ اور تحریک آزادی کشمیر سے دستبردار کرانا ہے۔ مسئلہ کشمیر دنیا کے دیرینہ تنازعات میں سے ایک ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دشمنی کی وجہ سے ہتھیاروں کے حصول کی دوڑ لگی ہے، مسئلے کے بنیادی فریق ریاستی عوام بنیادی حقوق سے محروم، منقسم اور ریاستی جبر کا شکار ہیں۔ اس پورے خطے میں امن کی بحالی اور ترقی کے لیے اس تنازع کا حل ناگزیر ہے۔ برصغیر کے باشعور لوگوں کا یہ فرض ہے کہ نہ صرف ریاستی عوام کے لیے بلکہ اپنی تعلیم، صحت، روزگار، معاشی میدان میں ترقی اور جمہوری حقوق کے لیے مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل پر زور دیں۔ دہشت گردی اور مقروض معیشت کے پیچھے بنیادی وجہ ہندوستان اور پاکستان کے خراب تعلقات ہیں جن کی جڑ مسئلہ کشمیر ہے۔ 75 سال سے اس بنیادی مسئلے کے حل

بحق ہوئے ہیں۔ اسرائیلی حملوں میں 60 ہزار افراد زخمی ہوئے۔ اقوام متحدہ کے مطابق اسرائیل کے حملوں نے غزہ کو ناقابل رہائش بنا دیا ہے۔ انسانی برادری کو 20 لاکھ سے زائد لوگوں کی مدد ناممکن لگ رہی ہے۔

ارض فلسطین کے ساتھ ساتھ ارض کشمیر بھی لہولہاں ہے، یہاں ہر روز معصوم کشمیری نوجوانوں کو قتل کیا جاتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بھارت ارض فلسطین میں صہیونی پالیسی پر گامزن ہے۔ بھارت مقبوضہ جموں و کشمیر میں جعلی مقابلوں میں ماورائے عدالت قتل عام کے ذریعے کشمیری عوام کی نسل کشی میں مصروف عمل ہے۔ ظالمانہ قوانین کی آڑ میں بھارتی فوجی روزانہ کی بنیاد پر معصوم کشمیریوں کو بے دردی سے قتل، گرفتار اور تشدد و تذلیل کا نشانہ بنا رہے ہیں، پانچ اگست 2019 میں غیر قانونی اقدامات کے بعد بھارت نے ماورائے عدالت قتل عام کے ذریعے مقبوضہ جموں و کشمیر میں آبادیاتی تناسب کو تبدیل کرنے کے عمل میں

تحریر: محمد قیصر چوہان

کشمیر اور فلسطین کے عوام گزشتہ پچھتر برس سے ظلم کا سامنا کر رہے ہیں اور دونوں کی تقدیر اقوام متحدہ کی قراردادوں میں الجھی پڑی ہیں۔ بیتی سات دہائیوں میں اگر کشمیر کو پانچ حصوں میں بانٹا گیا تو فلسطین کو جنوب شمال میں تقسیم کے بعد سات لاکھ سے زائد خاندانوں کو ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ اس وقت جو آبادی بچی ہوئی ہے اس پر ظالم صہیونی افواج بم برسا رہی ہے، اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ کو شروع ہوئے 90 روز سے زائد دن بیت گئے ہیں۔ اس دوران قابض اسرائیلی فوج نے 1880 حملے کیے ان حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے اور لاپتا فلسطینیوں کی تعداد 30 ہزار کے قریب ہے، شہداء میں 10 ہزار کے لگ بھگ بچے اور 7 ہزار کے قریب خواتین شامل ہیں ساڑھے 6 سو کے قریب ڈاکٹرز اور میڈیکل ورکرز، سول ڈیفنس کے 42 ارکان اور 106 صحافی بھی اسرائیلی حملوں میں جاں



میں پیشرفت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے ہندوستان ریاست جموں و کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دیتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں بھی محض کاغذ کا ٹکڑا ثابت ہوئی ہیں کیونکہ وہاں عالمی طاقتیں حاوی ہیں اور وہ اپنے مفادات کے مطابق ہی اقوام متحدہ کو استعمال کرتی ہیں۔ اس مسئلہ کو بھارت کی نظر سے دیکھنے سے یہ بھی حل نہیں ہو گا۔ مسئلہ کشمیر تب ہی حل ہو سکتا ہے جب ریاستی عوام کو بنیادی فریق تسلیم کر کے ان کی امنگوں کے مطابق اس کا حل تلاش کیا جائے۔

بھارتی مقبوضہ کشمیر کے حریت پسند عوام نے لاکھوں جانیں قربان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ کسی صورت بھارت کے ساتھ رہنے کے لیے تیار نہیں اسی طرح آزاد کشمیر بھی بھارت میں شامل نہیں ہونگے۔ دوسری طرف ایسی کوئی طاقت موجود نہیں جو بھارت کو ریاست پر سے اپنا قبضہ ختم کرنے پر مجبور کرے۔ کشمیری عوام، پاکستان اور بھارت سب کے لیے اس مسئلے کا حل ہو جانا ضروری ہے اور اس کا واحد ممکنہ اور منصفانہ حل کشمیریوں کا حق خود ارادیت ہے۔ تقسیم سے بچاؤ کا واحد راستہ یہی ہے۔ کشمیریوں کی بیرون ملک مقیم ایک بہت بڑی

مگر جنگ کے بعد مشرق وسطیٰ میں تیل کے ذخائر پر نظر رکھنے والی طاقتوں نے خطے کو اپنی مرضی کے مطابق بانٹنا شروع کر دیا اور نئی سرحدی تقسیم کی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فلسطین کے علاقے کو تقسیم کر کے یہاں یہودی مملکت کی بنیاد رکھی گئی اور کئی وعدوں کے سائے میں فلسطینیوں کو وہاں سے بے دخل کر دیا گیا۔ مشرقی یروشلم جو جھگڑے کی بنیاد تھی اس پر طے ہوا تھا کہ مسجد اقصیٰ مشرقی یروشلم میں ہی رہے گی اور طے کیا جائے گا کہ یہ علاقہ اسرائیلی کنٹرول میں رہے گا یا آزاد رہے گا۔ اس دوران کئی تبدیلیاں ہوئیں جس سے فلسطینیوں کو ان کا حق نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے وہ چھاپہ مار جنگ پر اتر آئے۔ مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان میں ریفرنڈم، اقوام متحدہ کی زیر نگرانی ہو گیا جبکہ دیوار برلن کی ٹوٹ پھوٹ میں دلچسپی اور دیوار برہمن کے دوام کے لیے حیلے بہانے تراشے گئے، تیل کے کنوؤں کے لیے طاقت اور انسانی خون کے لیے مصلحت اپنائی گئی۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کی منظوری دیتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ اب دنیا کو جنگوں کی بھیینٹ نہیں چڑھنے دیا جائے گا اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لاکھی کی بنیاد پر دوسروں کے حق کو تلف کرے، لیکن اقوام متحدہ کے دہرے معیار نے اس ادارے کی ساکھ کے آگے ایک بڑا سا سوالیہ نشان لگا رکھا ہے۔

چھوٹے ملکوں نے اس حق کو اپنی خود مختاری کے لیے کامیابی سے استعمال کیا ہے۔ ہندوستان کے کروڑوں غریبوں کی دشمن ان کے ملک کی استحصالی اشرافیہ ہے اور مسئلہ کشمیر کو محض اس استحصالی کو طوالت دینے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب مسئلہ فلسطین 1948 میں اسرائیل کے وجود میں آنے کے ساتھ ہی یہ تنازعہ وجود میں آیا تھا۔ اسرائیل کی بنیاد رکھنے والوں کے درمیان یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ فلسطینی اپنے گھروں کو واپس آئیں گے، انھیں اپنی جگہوں پر لوٹنے کا حق ہوگا لیکن اس کے تناظر میں فلسطینی اپنی سر زمین پر واپس نہیں آ سکے۔ عالمی جنگ میں عرب ممالک سلطنت



عثمانیہ کے خلاف برطانوی اتحاد کی حمایت پر اس شرط پر شامل ہوئے کہ جنگ میں جیت کی صورت میں انھیں آزادی دے دی جائے گی،

تعداد آزادی کشمیر کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ حق خود ارادیت کو اقوام متحدہ بنیادی حق تسلیم کر چکی ہے اور موجودہ وقتوں میں کئی چھوٹے



وہ وعدے اور قسمیں کون پورے کرے گا؟

ہیں، کیسے گزارہ کر رہے ہیں اور یہ کہ آئی ایم ایف ہر بار پلوں اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں کیوں بڑھانے پر کیوں مصر رہتا ہے۔ کیا کبھی آئی ایم ایف نے یہ شرط عائد کی ہے کہ کابینہ دس بارہ افراد سے زیادہ پر مشتمل نہیں ہونی چاہیے۔ تمام وزیروں مشیروں کے مراعات الگ تعلق ختم ہونے چاہیں۔ کیا آئی ایم ایف اندھا ہے۔ اسے نظر نہیں آتا کہ کھربوں روپیہ اشرافیہ کی عیاشیوں پر خرچ ہوتا ہے۔ آئی ایم ایف ایسی پھا پھا لکٹی ہے جو ملک میں غریبوں کو غریب ترین اور امرا کو امیر ترین بنانے کی پالیسی اپنائے ہوئے ہے جس سے امیروں غریبوں میں خلیج پیدا ہو رہی ہے۔ نفرتیں اور انتقام کی آگ بھڑک رہی ہے۔ آئی ایم ایف کی پالیسیوں سے جہاں پاکستان قرضوں کی دلدل میں دھنس رہا ہے، وہاں پاکستان میں نفرت حسد بغض اور انتقام کی فضا بڑھتی جا رہی ہے۔ لوگ غربت سے عاجز آ کر جرائم کر رہے ہیں۔ سوال یہ کہ آئی ایم ایف دی گئی رقم کا آڈٹ کیوں نہیں کراتا؟؟ آئی ایم

چینی دال گوشت اور دیگر اشیائے خورد و نوش کی قیمتیں کم کریں گے۔ آئی ایم ایف سے چھٹکارا پائیں گے لیکن سب سے پہلے تو آئی ایم ایف نے شہباز شریف کو ایک ارب ڈالر کی منہ دکھائی دینے کا عندیہ دیا ہے اور اس خطیر منہ دکھائی کے عوض شہباز شریف کو ایک ارب ڈالر کا گھر جو آئی بکر رہنا پڑے گا کیونکہ آئی ایم ایف نے اس رقم کے بدلے کڑی شرائط عائد کی ہیں مثلاً بجلی گیس پٹرول کی قیمتیں اتنی زیادہ کرنے کا حکم جاری کیا ہے کہ پہلے پاکستانی درجنوں کے حساب سے خودکشی کر رہے تھے۔ اب سینکڑوں کے حساب سے خودکشیاں ہو گئی کیونکہ ملک میں نہ روزگار ہے نہ نوکریاں نہ کاروبار۔ لوگوں کے ذرائع آمدن آج بھی تین چار سال پہلے والے ہیں جبکہ مہنگائی دو سو گنا بڑھ چکی ہے اور بجلی گیس پٹرول کی قیمتوں میں پانچ سالوں کے مقابلے میں تین سو گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ لوگ انتہائی تکلیف دہ اور اذیتناک زندگی کاٹ رہے ہیں۔ کیا کبھی کسی صاحب اختیار نے سوچا ہے کہ لوگ کیسے جی رہے

تحریر: ڈاکٹر عارفہ صبح خان

اور لیجیے جناب! شہباز شریف وزیر اعظم بھی بن گئے اور حلف بھی اٹھا لیا۔ دوسرے بار وزارت عظمیٰ کا مزا چھلکتے ہوئے شہباز شریف کو نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ کسی ترقی یافتہ ملک کے وزیر اعظم نہیں ہیں بلکہ ایک عذابوں، مصیبتوں، مسائل اور غربت میں دھنسی ہوئی قوم کے وزیر اعظم ہیں۔ امید تھی کہ شہباز شریف امید افزا تقریر کریں گے کیونکہ الیکشن سے پہلے انہوں نے قوم کو بڑے بڑے خواب دکھائے تھے اور قسمیں وعدے کیئے تھے کہ ملک کو غربت افلاس مہنگائی اور بیروزگاری کی دلدل سے نکالیں گے۔ پس اور گھٹی ہوئی عوام کو اسکے حقوق دیں گے۔ معیشت کا پھیلتا چلا لیں گے۔ عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے شروع کریں گے اور پاکستان کو ترقی کی سیڑھی چڑھائیں گے۔ کسی سے بدلہ یا انتقام نہیں لیں گے۔ عوام کے ہاتھ مضبوط کریں۔ ملک کو ایک کامیاب اور فلاحی مملکت بنائیں گے۔ خاص طور پر بجلی گیس پٹرول، آٹا

ایف اپنی دی گئی رقم سے ترقیاتی منصوبوں پر کام کیوں نہیں کرواتا؟ کارخانے فیکٹریاں ملیں اور ادارے کیوں نہیں بنواتا جس سے روزگار پیدا ہو۔ آئی ایم ایف کی بدینتی کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ وہ اشرفیہ پرنٹیکس کے لیے نہیں کہتا۔ اشرفیہ کی عیاشیاں ختم کرنے کی کوئی شرائط نہیں لگاتا۔ آخر آئی ایم ایف سے پاکستان نجات کیوں نہیں حاصل کرتا۔ ترکی اور سری لنکا اور کئی ممالک نے آئی ایم ایف کے چنگل سے نجات حاصل کر لی۔ سری لنکا کو ڈیفالٹر قرار دیا گیا لیکن سری لنکا آج بھی ایک آزاد خود مختار ملک کی حیثیت سے زندگی گزار رہا ہے۔ اب یہ شہباز شریف کا امتحان ہے کہ وہ آئی ایم ایف سے دامن چھڑالیں۔ اصولاً ایک غریب ملک کی کابینہ ایک درجن افراد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے لیکن اب ہم دیکھیں گے کہ ابتدائی طور پر تیس سے چالیس افراد کی کابینہ بنے گی۔ ایک ماہ بعد پھر بیس افراد کو وزارتیں دی جائیں گی اور تیسرے مرحلے میں بھی پندرہ سے بیس افراد کو وزارتیں دیکر ہمنوا بنایا جائے گا۔ مخلص یا دوست وہی ہوتا ہے جو حقائق بتاتا ہے۔ چاہلوسی اور خوشامدیہ تعریفیں کرنے والے تو اپنا مطلب نکالتے اور اندھیرے میں دکھا دیتے ہیں۔ شہباز شریف نے آتے ہی 80 ہزار ارب روپے کے قرضوں کا رونا شروع کر دیا۔ یہ ناامیدی اور نا کامی ابتدائی ہے۔ آئی ایم ایف کے قرضوں، سعودیہ، چائینہ،

امریکہ، عرب امارات اور یورپی یونین سے کروڑوں ڈالروں کی امدادیں اور ملک سے اکٹھا ہونے والا کھربوں کا ریونیو ہوتا ہے۔ پھر بھی حکومت قرضوں کا رونا روئے تو یہ نا کامی کی پہلی نشانی ہے۔ شہباز شریف کے مقابلے میں مریم نواز کی تقریر امیدوں، امنگوں اور روشنیوں سے لبریز تھی۔ مریم نواز نے ایک جامع، مدلل اور عوام کی توقعات کے مطابق تقریر کی تھی۔ اپنی وزارت اعلیٰ کے صرف ایک ہفتہ میں مریم نواز نے کئی اقدامات بھی کیے ہیں۔ مریم نواز کی وزارت اعلیٰ اور تقریر پر لکھے گئے میرے کالم کو سوشل میڈیا پر کافی تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ جس پر مجھے اپنے فالورز کو بتانا پڑا کہ مریم نواز ایک ذہین اور متحرک خاتون ہے اور اگر وہ اچھا سوچ رہی ہیں یا اچھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تو انکی حوصلہ افزائی اور تعریف میں بخل نہیں کرنا چاہیے۔ مریم نواز کبھی بھی یہ نہیں چاہیں گی کہ وہ پہلی ہی باری میں ایک نا کام وزیر اعلیٰ بنیں۔ اپنی کامیابی کے لیے وہ ہر قدم اٹھائیں گی جو کل کو انکے سیاسی کیریئر کو مضبوط بنائے۔ پھر بھی مجھے بہت سے لوگوں نے کہا کہ مریم نواز سے آپ نے بہت امیدیں باندھ لی ہیں۔ اس ساری صورتحال کو میں مریم نواز کے سامنے رکھتی ہوں اور جلد ہی کسی ملاقات میں انھیں بتاؤں گی کہ لوگ آپ سے توقعات سے زیادہ خدشات رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ اتنے اچھے کام کریں اور عوام کے

دکھوں کو دور کریں۔ مہنگائی سے نجات دلائیں تاکہ لوگوں کا ان پر بھروسہ قائم ہو سکے۔ اب مریم نواز شریف پر منحصر ہے کہ میرے مثبت اور نیک جذبات کی بھی لاج رکھیں۔ مریم نواز کو ہیلی کا پڑوں جہازوں میں نہیں پھرنا چاہیے کیونکہ یہ مہنگی ترین سواری ہے اور آپ کی قوم غریب ترین، مفلوک الحال اور قرضوں میں جکڑی ہے۔ آپ بچپن سے جہازوں کی سیر کرتی رہی ہیں۔ دوسرے یہ سابقہ پرائم منسٹر کے چونچلے تھے کہ بیس منٹ کے فاصلے پر بنی گالہ سے ایوان وزیراعظم ہیلی پر چڑھکر جاتا تھا۔ ان قیمتی سواریوں پر بیٹھنے سے کوئی بڑا آدمی نہیں بنتا۔ بڑا لیڈر یا بڑا آدمی اپنے بڑے کاموں سے بنتا ہے۔ مریم نواز ہوں یا شہباز شریف۔ دونوں کو الیکشن میں کیے گئے اپنے وعدوں، دعووں اور قسموں کا پاس رکھنا ہے کیونکہ قوم بہت دکھوں مصیبتوں سے گزر چکی ہے۔ اب قوم کے لیے لیڈروں اور حکمرانوں نے کچھ نہیں کیا تو عوام میں اشتعال پیدا ہوگا اور پھر ایسا انقلاب آئے گا جو پاکستان سے جمہوریت اور لیڈروں کو مٹا دے گا۔ شہباز شریف، مریم نواز، مراد علی شاہ، سرفراز بگٹی، آصف زرداری، بلاول بھٹو کے ہاتھوں ملک کی باگ دوڑ ہے۔ لوگوں کی امیدیں اور مستقبل ہے۔ کوشش کریں کہ جس ملک نے آپ کو عزت و دولت شہرت اقدار دیا ہے۔ اس کی جڑیں کمزور کرنے کے بجائے مضبوط کریں۔ اب اپنے وعدے قسمیں پوری کرنے کی آپ کی باری ہے۔





نئی حکومت سے عوام کی توقعات

اور جمہوری اصولوں کے مطابق اپوزیشن کو اہمیت دی جائے اور اپوزیشن بھی تنقید برائے تنقید سے گریز کرتے ہوئے تنقید برائے اصلاح کی جانب آجائے۔ عوام کی منتخب اسمبلی کو ریڈ سٹیپ بنانے کی بجائے وزیراعظم قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران ہفتہ میں دو بار اراکین اسمبلی کے سوالات کے جوابات دیں۔ پارلیمانی کمیٹیوں کو مضبوط بنایا جائے اور سرکاری ملازمین کو ان کمیٹیوں کے سامنے جوابدہ بنایا جائے۔ انتخابی مہم کے دوران مہنگائی نمبروں ایسور ہا مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھائے جائیں۔ گڈ گورنس کو پہلی ترجیح بنا کر سمگلنگ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔ آئین اور قانون کی حکمرانی کو یقینی بنایا جائے۔ پولیس گڈ گورنس کے لیے بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ پولیس کو مستعد اور غیر سیاسی بنانے کے لیے سپریم کورٹ کی نگرانی میں تیار کی گئیں پولیس ریفرمز 2010 کو فی الفور نافذ کیا

مینڈیٹ کا احترام کیا جاتا۔ سپریم کورٹ سٹے آرڈر جاری کرتی کہ جب تک کھلی اور ننگی دھاندلی کے الزامات کا فیصلہ نہیں ہو جاتا ایک ماہ کے لیے حکومت سازی کا کام روک دیا جائے۔ پاکستان میں چونکہ جمہوریت ہی نام نہاد ہے اور آئین کی روح قید ہے اس لیے عوام کے مینڈیٹ کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ مسلم لیگ نون اور پی پی پی کے درمیان حکومت سازی کا فارمولہ طے پا چکا ہے۔ اس فارمولے کے مطابق میاں شہباز شریف وزیراعظم اور آصف علی زرداری صدر پاکستان ہوں گے۔ جب آصف علی زرداری صدارت کے عہدے پر فائز ہو جائیں گے تو پارلیمانی سیاست کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ 2024 کے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات نے سیاسی ماحول کو اشتعال انگیز بنا دیا ہے۔ نئی حکومت کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیے کہ وہ سیاسی ماحول کو پر امن اور سازگار بنانے کے لیے مثبت اور تعمیری اقدامات اٹھائے۔ بلیم گیم کے شیطانی عمل کو ختم کیا جائے



منظر نامہ

قیوم نظامی

qayyumnizami@gmail.com

پاکستان میں 2008 سے 2024 تک تسلسل کے ساتھ 14 انتخابات ہو چکے ہیں۔ سیاسی جماعتیں انتخابی وعدے کرتی ہیں اور اقتدار میں آکر ان کی ترجیحات تبدیل ہو جاتی ہیں۔ 14 انتخابات کے بعد غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے۔ جب توقع ہی اٹھ گئی غالب کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی دنیا امید پر قائم ہے لہذا عوام نے ایک بار پھر سیاسی جماعتوں سے امید باندھ لی ہے۔ انتخابات کے بعد وفاق اور صوبوں میں نئی حکومتوں کی تشکیل کے لیے سیاسی جماعتوں کے درمیان مشاورت جاری ہے۔ عالمی جمہوری اصولوں اور روایات کے مطابق لازم تھا کہ عوامی



جائے۔ انتخابی وعدوں کے مطابق 300 یونٹ بجلی فری کی جائے۔ پٹرول اور گیس کی قیمتوں کو عوام کی قوت خرید کے مطابق کیا جائے۔ 76 سال کے بعد بھی پاکستان تعلیم کے میدان میں ترقی یافتہ ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ تعلیمی ایمر جنسی نافذ کر کے سکولوں سے باہر 3 کروڑ بچوں کو سکولوں میں داخل کر کے انہیں مفت معیاری تعلیمی سہولیات فراہم کی جائیں۔ تعلیمی بجٹ 5 فیصد کیا جائے۔ میٹرک کے طلبہ کو ہنر سکھایا جائے تاکہ وہ پارٹ ٹائم کام کر کے گھریلو آمدنی میں اضافہ کر سکیں۔ عوام کو قرضوں کی معیشت سے نجات دلانے کے لیے غیر ترقیاتی اخراجات کم کیے جائیں۔ پروٹوکول اور وی آئی پی کلچر کو ختم کیا جائے۔ بڑی گاڑیوں کی بجائے چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جائیں۔ سول اور عسکری ملازمین کی تعداد کم جائے۔ سرکاری ملازمین کو صرف تنخواہیں دی جائیں اور دیگر تمام مراعات اور الائنس ختم کیے جائیں۔ کابینہ کا سائز آئین کے مطابق رکھا جائے۔ بلدیاتی ادارے جمہوریت کی بنیاد ہوتے ہیں۔ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد 90 روز کے اندر کرانے اور مقامی حکومتوں کو سیاسی انتظامی اور مالی طور پر مستحکم بنانے کے لیے آئین میں ترمیم کی جائے تاکہ عوام کے 90 فیصد مسائل ان کے گھروں کی

پور کا دورہ کر کے عظیم لیڈر لیکوان سے سیکھ کر چین کو دنیا کا عظیم ملک بنا دیا تھا۔ پنجاب کی نامزد وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف بلند بانگ دعوے تو کر رہی ہیں ان کو پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بننے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے وہ اگر نیک نیتی اور سیاسی عزم کے ساتھ کام کریں تو پنجاب دنیا کے لیے ماڈل صوبہ بن سکتا ہے۔ نئی وفاقی اور صوبائی حکومتیں اگر پانچ سال 25 کروڑ عوام کے لیے وقف کر دیں تو پاکستان سیاسی اور معاشی استحکام کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

اے خاک وطن اب تو وفاؤں کا صلہ دے میں ٹوٹی سانسوں کی فسیلوں پہ کھڑا ہوں چراغ بجھتے رہے اور خواب جلتے رہے عجیب طرز کا موسم میرے وطن میں رہا

دہلیز پر حل کیے جاسکیں۔ عوام کو فوری اور سستا انصاف فراہم کرنے کے لیے عدالتی اصلاحات کی جائیں۔ سول مقدمات کا فیصلہ 3 ماہ کے اندر اور کریمینل مقدمات کا فیصلہ 6 ماہ کے اندر کرنے کے لیے قانون سازی کی جائے۔ سول ملٹری تعلقات کو متوازن بنانے کے لیے قانون سازی کی جائے اور سیاسی ریڈ لائن کا تعین کیا جائے۔ پاپولیشن کنٹرول زراعت صنعت اور ہیومن ریسورس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ صوبوں کے وزرائے اعلیٰ دہلی کا دورہ کر کے عام آدمی پارٹی کے کامیاب ماڈل سے سیکھیں اور وزیر اعلیٰ اروند کجریوال سے ملاقات کر کے ان کے تجربات اور مشاہدات سے استفادہ کریں جس طرح چین کے دوسرے عظیم لیڈر ڈینگ زیا پنگ نے سنگا





خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے افسانہ

مثل معجزہ



افسانہ نگار: نازی رائس

بارات اور براتیوں پر تبصرے بھی جاری عادیہ کی بارات کی بڑی تعداد دیکھ کر کچھ کی آنکھوں میں ستائش تھی اور کچھ کی آنکھوں میں حسد اور کچھ کی آنکھوں میں بیچارگی جھلک رہی تھی صدیقہ نے بھی بے دلی سے اپنا دروازہ بند کر دیا کیونکہ سامنے اسے بارات میں بچوں کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا وہ تخت پر پڑے تھال کو دوبارہ اٹھا کر ہاتھ سے دانوں کے ساتھ کھیلنے لگ گئی مگر سارا دھیان اور سوچ عاتکہ کی بارات کی طرف تھا ابھی وہ اپنی سوچ میں ہی مصروف تھی کہ اس کے گھر کا دروازہ زور سے کسی نے پیٹ ڈالا ساتھ ہی کلثوم کی کی بلند آواز سنائی دی صدیقہ کو پکارا صدیقہ او صدیقہ دروازہ کھول صدیقہ نے کلثوم کی آواز سنی اور لپک کر دروازے کی طرف بڑھی اور سبز دوپٹے سے اچھی طرح سر کو ڈھانپتے ہوئے دروازہ کھولا اور اس کی تینوں سہیلیاں کلثوم زگس زینت کھڑی تھی کلثوم نے سلیقہ کو دیکھ کر کہا کہ دیکھو عاتکہ کی بارات اتنی ہے عاتکہ کی بارات دیکھنے چلتے ہیں صدیقہ نے دوبارہ گردن باہر نکال کر پھر سے گلی

مرغیوں کے آگے پھینکا۔ نیم کے درخت کے نیچے دانے والا تھال رکھ کر دروازے کی جانب تیزی سے لپکی کیونکہ صدیقہ کو خود بے تابی سے عاتکہ کی بارات دیکھنے کا شوق تھا۔ صدیقہ نے جھٹ سے دروازے کے سامنے لگے پردے کو ہٹا کر دروازے کا پٹ تھوڑا سا کھولا اور اوٹ سے تانک جھانگ شروع کر دی۔ لیکن یہ کیا صدیقہ کو سامنے گلی میں سوائے دھول مٹی کے اڑنے اور بچوں کی بھیڑ کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے مٹی دھول کا بم پھٹا ہو صدیقہ نے برا سامنے بنا کر دل ہی دل میں بچوں کے ہجوم پر لعنت ڈالی اور اپنے پاؤں کی ایڑیاں اٹھا کر گردن کو اونچا کر کے دو لمبے کو تلاش کرنے لگی مگر بے سود ڈھول اور باجے والے اپنا شو پیش کر رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے باقی گھروں کی عورتیں بھی ادھے منہ چپائے اپنے اپنے دروازوں میں ادھی اندر اور ادھی باہر کھڑی ہو گئی۔ کچھ گھروں کی چھتوں پر کھڑی بارات کے نظارے سے لطف اندوز ہو رہی اور ساتھ ساتھ

میری سب باتیں
ادھوری اور ان کہی ہیں
میرے ہونٹوں پر
صدیوں سے خاموشی کا پہرہ تھا
جیسے ایک قیدی
زندگی کا سفر پورا ہونے پر
ہراس اور امید سے
اپنا دامن ہمیشہ کے لیے چھڑوا لیتا ہے
میری بے آواز باتوں کو
کوئی تو لب مہیا کرنے آئے گا
ہاں کوئی تو آئے گا

باہر گلی میں ایک دم بچوں کی آوازیں گونجی جیسے بم پھٹ گیا ہو اور لوگ چیخو پکار کرتے ہوئے بھاگ رہے ہوں بارات اگنی بارات اگنی کا شور مچ گیا گاؤں کے تمام بچے پیسے لوٹتے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے پیسے پکڑ اور چھین رہے تھے مرغیوں کو دانہ ڈالتی سلیقہ کے ہاتھ میں ذرا سی لرزش پیدا ہوئی تھال سے دانا مٹھی بھر کر

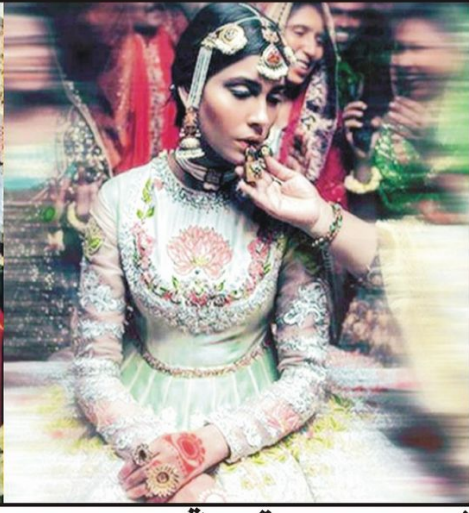
اور ساتھ ہم رنگ جوتے بھی تھے سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے، کپڑوں سے لگتا تھا کہ وہ کتنی قیمتی ہو سکتے ہیں کپڑوں کے انبار کے بعد زیور کی باری آئی تو اس نے بریف کیس کھول کر دوسرے رنگ کے ڈبے نکالے اور ان کو اہستہ سے کھول کر چاروں طرف گھمانے لگی ایک ڈبے میں بڑے سونے کا سیٹ تھا اور دوسرے میں چھوٹے سونے کا سیٹ تھا عورتوں کے منہ سے ایک دم ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگی بہت خوبصورت لگتا ہے مہنگے ہوں گے اپنی طرف سے ان کی قیمت کا اندازہ بھی لگا رہی تھی کوئی 10 لاکھ کا کہہ رہی تھی کوئی پانچ کا کہہ رہی تھی کوئی 15 کا کہہ رہی تھی یعنی سب نے اپنے اپنے اندازے ظاہر کرنے شروع کر دیے، ہجوم میں موجود کچھ بزرگ عورتوں نے بری دکھانے والی عورت سے زیور کے ڈبے ہاتھ میں لے کر دیکھنے کی خواہش کو ظاہر کیا جس پر اس عورت نے غرور سے گردن اٹھا کر کہا دیکھ لیں اصلی ہیں نفی کا ہم میں رواج نہیں گاؤں کی نمبردارانی نے ہاتھ میں لے کر زیور کو دیکھنا شروع کر دیا کافی ساری عورتیں نمبردارانی کی طرف لپکی کلثوم نے صدیقہ اور زینب کو بھی اگے ہو کر دیکھنے کا مشورہ دیا تینوں نمبردارانی کے پاس جا کر دیکھنے لگی صدیقہ نے ڈرتے ڈرتے اپنے کپکپاتے ہاتھ ڈبے میں پڑے زیور پر رکھے اور ان کو ہاتھ لگا کر دیکھنے لگی اس نے کبھی اتنا زیور پہلے نہیں دیکھا تھا اس لیے اسے کیا پتہ کہ زیور اصلی ہے یا نفی مگر وہ صرف اس کی چمک چمک کو محسوس کرنا چاہتی تھی زیور دیکھنے کے بعد سب کچھ سمیٹ لیا گیا اور وہ تینوں عاتکہ کو دیکھنے اس کے کمرے میں چل پڑیں ایک کمرے میں کافی رش تھا، اس لیے وہاں کھڑا ہونا دشوار تھا جیسے تیسے انہوں نے ایک نظر عاتکہ پر ڈالی عاتکہ شہزادیوں جیسا روپ لیے لڑکیوں کے ہجوم میں بیٹھی تھی عاتکہ کی ماں نے جب صدیقہ کو دیکھا تو فوراً بولی دیکھو صدیقہ عاتکہ کی



خارج ہوا اور ساتھ ہی گردن تائید میں ہلا دی اور کہاں کہ چلو چل کر دیکھ کر آتے ہیں پھر اسے ایک دم خیال آیا کہ اماں گھر نہیں ہے وہ کسی کے گھر گئی تھی اور لاٹھا لگیا تو شامت اجائے گی کیونکہ اس کے چلانے کی ہوا چلتی ہے تو گالیوں کا طوفان خود بخود اُٹھ آتا ہے اور پورا محلہ سنتا ہے کلثوم نے بارات کو اپنے ٹھکانے پر جاتے دیکھ کر صدیقہ سے کہا کیا سوچ رہی ہے تو صدیقہ چلنا نہیں ہے ہمارے ساتھ، صدیقہ نے دروازے کو بند کیا اور کہا کہ چلو چلتے ہیں اور اپنے ادھے ڈھکے سر کو دوبارہ اچھی طرح ڈھانپا اور ان کے ساتھ چاروں عاتکہ کی برات پر تبصرہ کرتے ہوئے اگے پیچھے چل پڑی، گلی ختم ہوتے ہی عاتکہ کا گھر تھا بھیڑ میں راستہ بناتے ہوئے چاروں شادی والی گھر پہنچی، گھر کے اندر داخل ہوتے ہی ان کو ایسا لگا کہ ملک کی ساری عورتیں ادھر ہی جمع ہو چکی ہیں، بچوں کی الگ بات بانت بانت کی آوازیں کانوں کو پھاڑ رہی تھی ان کے محلے کی عورتیں بھی وہاں پر موجود تھیں۔

عاتکہ کی بری کھل چلی تھی بارات کے ساتھ انی ایک خوبصورت عورت جو بڑی چارپائی پر کھڑی ہو کر ایک ایک چیز کو اٹھا کر تمام عورتوں کو دکھا رہی تھی چہرے پر ایک تغافر تھا جس میں واضح غرور کی جھلک نظر آ رہی تھی گاؤں کی عورتیں عجیب حسرت کے عالم میں ہر چیز کو دیکھ رہی تھی کلثوم کا کہا واقعی سچ نکلا 40 سوٹ کے جوڑے

میں آئی بارات کو دیکھا اور ساتھ ہی زور سے دھب کلثوم کے لگائی تم اتنی زور سے دروازہ پیٹ رہی ہو لا اندر سو رہا ہے اٹھ گیا تو میرا جانچ جانا ہے۔ کلثوم نے صدیقہ کے لیکچر کی پرواہ کیے بغیر پھر سے بارات اور باری کا راگ پیٹنا شروع کر دیا اچھا اچھا چل چل چھوڑ سب ہمارے ساتھ چل ہم سب جا رہی ہیں کلثوم نے ڈھیٹ بن کر پھر صدیقہ کو عاتکہ کی بری کا لالچ دیا۔ ہائے صدیقہ بہت زیادہ بری آئی ہے سنا ہے زینب بھی جھٹ سے بولی اور نرگس نے بھی تائید کرتے ہوئے گردن زور زور سے ہلائی، پورے پانچ تو لے سونا ڈالا ہے عاتکہ کو نرگس نے بھی اپنی معلوم معلومات اس تک پہنچائی صدیقہ کا حیرت سے منہ کھلا اور ساتھ 40 جوڑے ساتھ آئے ہیں جوڑوں کے ساتھ ہم رنگ جوتے بھی ہیں۔ نرگس نے معلومات کی رہی صحیح کسر نکالی، صدیقہ کا منہ جو کھلا تھا کھلے کا کھلا رہ گیا۔ سن کر کلثوم نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر ہونٹوں کو بند کیا کلثوم بولی اور ساتھ ہار سنگار کا سامان الگ آیا ہے نرگس نے تیوری چڑھا کر پوچھا تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہے کلثوم بارات تو آج ارہی ہے کلثوم نے بتایا وہ ماسی نصیراں نے سراجور شتے کروانے والی ہیں وہ کل ہمارے گھر آئی تھی شام کو اماں سے پیسے لینے کے لیے وہ سب اماں کو بتا رہی تھی اس نے جلدی جلدی سے ساری بات کی وضاحت دی۔ لمبا سا ہوں۔ صدیقہ کے منہ سے



میں اسے ملنے لگی تو بول رہی تھی کہ میرا بھی اتنا ہی سونا آئے گا اور خوب بری بھی آئے گی بڑی بارات ہوگئی، کلثوم کو اس بات کا نہیں پتہ تھا کہ لڑکے والوں نے شرطیں رکھی ہیں زینب نے تفصیل بتاتے ہوئے صدیقہ کو بتائی ہماری قسمت میں یہ سب کہاں، صدیقہ نے آہ بھر کر زینب سے کہا کیونکہ صدیقہ جانتی تھی کہ کلثوم کا یہ رشتہ بھی لوٹ جائے گا ہم تو بس اپنا دل خوش کر سکتے ہیں زینب، یا جلا سکتے ہیں، اپنی خواہشات پر اتنا کہہ کر صدیقہ پاس دانہ چگتی اپنی مرغیوں کو دانہ ڈالنے لگی ہر امید ختم کر کے کسی معجزے کے انتظار میں

نہیں پتہ چلا میں بتاتی ہوں تمہیں زینب نے جلدی سے کہا وہ اپنی کلثوم ہے نا اس کا رشتہ ایا ہے، صدیقہ نے مارے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر زینب کو دیکھا اب یہ سچ کہہ رہی ہوں نہیں یقین اتنا تو چل کلثوم سے پوچھ لے جا کے۔ زینب کی آنکھیں صدیقہ سے بھی بڑی لگ رہی تھی حیرت سے کھلی ہوئی لیکن پتہ ہے اماں کہہ رہی تھی کہ لڑکے والوں نے شرطیں رکھی ہیں زینب نے صدیقہ کو اورا گا ہی دی وہ کیا صدیقہ کو حیرانگی ہوئی کلثوم کی اماں نے میری اماں کو بتایا تھا اماں کل ان کی طرف گئی تھی مجھے لگتا ہے کلثوم کو اس بات کا نہیں پتہ کیونکہ وہ کہہ رہی تھی آج جب

کتنی جلدی شادی ہوگئی بہت اچھا رشتہ ایا تھا خیر سے وہ اپنے گھر کی ہونے کو جا رہی ہے تم لوگ بھی اب رشتے ڈھونڈ لو اپنے اپنے صدیقہ، کلثوم، زینب اور نرگس چاروں اپنے چہرے پر شرمندہ سی مسکراہٹ سجائے ایک نظر عاتکہ پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل آئیں اور رش میں سے راستہ بناتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کی طرف چل۔ اگلا پورا ہفتہ گاؤں میں عاتکہ کی شاندار شادی پر ہر عورت اور مرد تبصرہ کر رہا تھا کوئی بری زیور اور شادی کے انتظامات پر بھی تبصرے کر رہے تھے صدیقہ اپنی سوچوں کی دنیا میں گم نیم کے درخت کے نیچے پڑے تخت پر لیٹی تھی کہ اچانک دروازہ کھول کر زینب اندر داخل ہوئی صدیقہ کہاں ہو تم زینب نے وہیں سے صدیقہ کو پکارا۔ اور کہا میں ادھر ہوں دیکھ لیا کرو مجھے پتہ ہے کہ میں ادھر ہی بیٹھی ہوتی ہوں یا لیٹی ہوتی ہوں صدیقہ نے ہنستے ہوئے زینب کو چھیڑا زینب بوکھلائی سی صدیقہ کے پاس تخت پر جا بیٹھی اور کہنے لگی صدیقہ تجھے پتہ چلا کچھ زینب نے صدیقہ سے پوچھا کیا پتہ چلا، صدیقہ نے حیرانگی سے زینب کو کہا اس کا مطلب کہ تجھے واقع



The Patients' Behbud Society for AKUH



The Aga Khan University Hospital

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی زکوٰۃ اور صدقات نے کیسے میری مدد کی؟

میری بیٹی قاز بانو سننے کی صلاحیت کے بغیر پیدا ہوئی تھی۔ ہم دن رات اس فکر میں رہتے تھے کہ وہ اس طرح کیسے اپنی ساری زندگی گزارے گی۔ ہم پیشکش بہبود سوسائٹی برائے آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کے انتہائی شکر گزار ہیں جس کی بدولت قاز بانو کی cochlear implant کی سرجری ممکن ہو سکی اور آج میری بیٹی سن سکتی ہے۔ شکریہ پی بی ایس۔

شوکت علی
والدہ قاز بانو

آپ کی زکوٰۃ اور صدقات زندگیاں بدلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

100 فیصد زکوٰۃ اور صدقات مریموں کے علاج میں استعمال کی جاتی ہے۔

آغا خان یونیورسٹی ہسپتال میں ہر قسم کا علاج ایک ہی صحت کے فراہم کیا جاتا ہے۔

پیشکش بہبود سوسائٹی شرعی اصولوں کے عین مطابق کام کرتی ہے۔

پاکستان سیزر فار ایڈوانسڈ سرجری سے تصدیق شدہ۔

ہم شفاف اور مستند ہیں۔

اسپتہ عطیہ پیشکش بہبود سوسائٹی برائے آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کو دیں اور قابل اعتماد معیاری علاج فراہم کرنے میں ہمارا ساتھ دیں۔

+92 300 0723000 | www.pbs.akuh.org

Online Bank Transfer: HBL Islamic A/c 0896-7901294552; Account Title "The Patients' Behbud Society for AKUH"

عزت ہوتی ہے عورت کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتوں اور عزم و استقلال سے نوازا ہے وہ وقت پڑھنے پر اپنے والدین کا بیٹا اور ضرورت پڑنے پر اپنے بچوں کو باپ جیسا سایہ بھی مہیا کرتی ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ خواتین کو معاشرے میں مختلف موقعوں پر نہ ان کے حقوق دیے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کو وہ عزت و احترام اور مساوی مواقع میسر ہوتے ہیں جس کی وہ حقدار ہوتی ہیں ہمارے معاشرے میں خواتین کو گھریلو اور سماجی سطحوں پر بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب قوانین اور اس پر موثر عمل درآمد کا ہونا انتہائی ضروری ہے اگرچہ پاکستان کے ان میں بھی خواتین کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے مگر ان قوانین کی تشریحات اور ان پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کے حقوق کی خلاف ورزیاں رک نہیں پا رہی ہیں خواتین کے اغوا گھریلو تشدد اور بریزی ہراسانی، کم عمری میں شادی جائیداد میں حق سے محرومی، تعلیم اور صحت میں عدم مساوات کا ہونا ہمارے معاشرے کے لیے ہیں اس میں دورائے نہیں ہو سکتی کہ خواتین کو ان کے حقوق دیے بغیر معاشرتی ترقی ممکن نہیں اور خواتین کو یکساں حقوق دینے سے ہی قومی اور معاشرتی ترقی کا خواب پورا ہو سکتا ہے۔ خواتین کی معاشرے میں اہمیت اجاگر کرنے کیلئے جہاں دنیا بھر میں عالمی دن منایا جاتا ہے، تو وہیں خواتین نے ثابت بھی کیا ہے کہ ان کی شمولیت کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ خواتین کے عالمی دن کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ خواتین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ خواتین کو معاشرے میں یکساں مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ ان کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مناسب مواقع میسر ہوں اور وہ معاشرتی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔



تحریر: غزالہ اصغر

دنیا کی آدھی آبادی خواتین پر مشتمل ہے انسانی زندگی کا دار و مدار جتنا مردوں پر ہے اتنا ہی عورتوں پر بھی جبکہ عورتوں کا کردار گھرداری اولاد کی پرورش تعلیم و تربیت اور معاشرتی ترقی میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مختلف معاشروں میں خواتین کو ان کے جائز حقوق بھی میسر نہیں ہیں اور ان کا گھر سے لے کر گھر سے باہر تک ہر جگہ استحصال ہوتا ہے گھریلو تشدد جنسی ہراسمنت معاشرتی عدم تحفظ کا ہر سطح پر خواتین کو سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ عورت مسلسل ظلم کی چکی میں پستی ارہی ہے اس بات سے کسی کو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عورت کو سب سے زیادہ عزت و احترام اور حقوق اسلام کے مذہب میں دیے گئے ہیں مگر اس کے باوجود آج بھی خواتین کے حقوق کی خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں اور خواتین اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتی نظر آرہی ہے۔

خواتین ایک صدی سے بھی زائد عرصے سے مختلف شعبہ جات میں مساوی موقعوں اور

حقوق کی برابری کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں جبکہ 1975 میں اقوام متحدہ نے اٹھ مارچ کو خواتین کا عالمی دن قرار دیا۔ اس طرح اٹھ مارچ کو دنیا بھر کے ممالک میں خواتین کا عالمی دین ہر سال منایا جاتا ہے جس کا مقصد مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے علاوہ گھریلو، سماجی، معاشی اور سیاسی معاملات میں خواتین کی بھرپور شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنا ہے خواتین کا عالمی دن ہر سال 8 مارچ کو خواتین کے حقوق کی تحریک میں ایک مرکزی نقطہ کے طور پر منایا جاتا ہے، جو صنفی مساوات، تولیدی حقوق اور خواتین کے خلاف تشدد اور بدسلوکی جیسے مسائل پر توجہ دلاتی ہے خواتین کے عالمی دن پر ہر سال ایک مخصوص موضوع ہوتا ہے۔ اس مرتبہ 2024 کی تھیم خواتین میں سرمایہ کاری اور پیشرفت کو تیز کریں رکھی گئی ہے جس کا مقصد معاشی عدم استحکام سے نمٹنا ہے۔

بلاشبہ عورت کائنات کی مضبوط خوبصورت اور اہم تخلیق ہے علامہ اقبال نے بھی کیا خوب کہا کہ وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ " عورت کا ہر روپ اور کردار کمال کا ہے وہ ایک ماں ہے تو اس سے عظیم ہستی دنیا میں کوئی نہیں اگر بیوی ہے تو اس سے خوبصورت ہمسفر اور ہم راز کوئی نہیں اگر بیٹی ہے تو وہ اللہ کی طرف سے رحمت اگر بہن ہے تو باپ اور بھائیوں کا مان اور



کیا بھٹو کے ساتھ انصاف ہو گیا؟

تک جاری رہنے کے بعد آخر کار 6 مارچ 2024 کو اس وقت ختم ہوا جب سپریم کورٹ نے یہ تسلیم کیا کہ نہ تو بھٹو کو شفاف ٹرائل کا حق دیا گیا اور نہ ہی عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ میں ان کے خلاف کیس آئینی تقاضا کے مطابق چلایا گیا۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کے بعد دہائیوں پہلے بھٹو کی پھانسی کو عدالتی قتل قرار دینے کا پیپلز پارٹی کا دعویٰ درست ثابت ہو چکا ہے۔

بھٹو کی پھانسی کے خلاف دائر صدارتی ریفرنس میں جو اہم قانونی نکات اٹھائے گئے وہ کچھ یوں تھے۔ (1) کیا لاہور ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ نے بھٹو کے خلاف قتل کے مقدمہ کی سماعت کے دوران ان بنیادی حقوق کو ملحوظ خاطر رکھا جو انہیں آئین کے آرٹیکل (2) (1)، 4، 9، 8، 10A اور 25 کے تحت حاصل تھے۔ اگر مرکوزہ آئینی حقوق کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا تو ان کے مقدمہ پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔ (2) آئین کے آرٹیکل 189 کے تحت تمام عدالتیں، عدالت عالیہ اور عظمیٰ کے

نے ایک ٹی وی پروگرام میں یہ تسلیم کیا کہ ساتھی ججوں سمیت انہوں نے اپنا فیصلہ دبا کے نتیجہ میں دیا تھا۔ اس کے بعد بھٹو کا نام مجرموں کی فہرست میں درج رہنے کا کوئی جواز نہیں تھا لہذا پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہونے کے بعد 2 اپریل 2011 کو ایک صدارتی ریفرنس کے ذریعے سپریم کورٹ آف پاکستان سے استدعا کی گئی کہ بھٹو کی پھانسی کا کیس دوبارہ کھول کر اس عدالتی غلطی کی تصحیح کی جائے جس کا اعتراف پھانسی کی سزا سنانے والے ایک جج سرعام کر چکے ہیں۔ عدالتوں نے بھٹو کی پھانسی کا جو فیصلہ انہیں اپیل کے ایک حق سے محروم رکھ کر تیز رفتار سماعتیں کرتے ہوئے کیا تھا اس کے خلاف دائر صدارتی ریفرنس کو تقریباً بارہ برس تک لٹکائے رکھا۔ اس دوران عدالتوں نے مجرم قرار دیئے گئے کئی سیاستدان تکنیکی بنیادوں پر پھر سے سرخرو قرار دیئے مگر بھٹو کا نام عدالتی ریکارڈ میں مجرموں کی فہرست میں ہی درج رہا۔ بھٹو کے لیے پاکستانی عدالتوں کا بے رحم رویہ کئی دہائیوں



روشن لعل

ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کی تاریخ کا ایک بہت بڑا نام اور ناقابل فراموش کردار ہیں۔ جنوری کی 5 تاریخ اس عہد ساز شخصیت کا یوم پیدائش اور 4 اپریل تاریخ شہادت ہے۔ بھٹو کو پاکستان کا پہلا منتخب وزیراعظم ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ملک کے اس پہلے منتخب وزیراعظم کا تختہ غیر آئینی طریقے سے الٹنے کے بعد انہیں تختہ دار تک پہنچا دیا گیا۔ بھٹو کی سزائے موت کے فیصلے اور اس پر عملدرآمد کو عدالتی قتل قرار دیا گیا۔ بھٹو کی پھانسی پر ان کے سیاسی وارثوں نے کہا کہ عدالتی قتل کے باوجود وہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اس بات پر اس وقت مہر ثبت ہوئی جب بھٹو کو پھانسی کی سزا سنانے والے جج

نثار اور عمر عطا بند پال جیسے ججوں کا نام درج ہوگا۔
 بھٹو کی پھانسی کے 44 سال بعد ان کے
 ساتھ کی گئی عدالتی نا انصافی کو تو تسلیم کر لیا گیا مگر
 اس کے باوجود یہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا کہ بھٹو کو مکمل
 انصاف فراہم کر دیا گیا ہے۔ بھٹو کے ساتھ
 صرف عدالتیں ہی نہیں ہمارے سماج کے مختلف
 گروہ بھی مسلسل نا انصافیاں کرتے رہے۔
 عدالتوں کے بعد بھٹو کے ساتھ نا انصافی کرنے
 میں سب سے بڑا کردار میڈیا اور اس کے بعد
 تاریخ دانوں نے ادا کیا۔ بھٹو کی پھانسی کے بعد
 جب بھی کسی نے زندہ ہے بھٹو زندہ ہے کا نعرو
 لگایا، میڈیا سے وابستہ اکثر نابغے اس کی حقیقت
 سمجھنے کی بجائے اس پر اپنے متعصبانہ تبصرے
 کرتے پائے گئے۔ اسی طرح تاریخ دانوں نے
 یا تو بھٹو کے ذکر سے ہی اجتناب کیا اور اگر کچھ کہا
 بھی تو اس کے لیے تاریخ کے مستند حوالوں کو
 فراموش کر کے بھٹو کی کردار شکنی کی غرض سے تیار
 کیے گئے اس وائٹ پیپر کو بنیاد بنایا جو ضیاء الحق نے
 اس کی پھانسی کی راہ ہموار کرنے کے لیے شائع
 کروایا تھا۔ جس طرح سپریم کورٹ نے بھٹو کے
 ساتھ کی گئی عدالتی نا انصافی کو تسلیم کیا اسی طرح
 اب میڈیا اور تاریخ دانوں کو بھی بھٹو کے خلاف
 کیے گئے پراپیگنڈے کو بے بنیاد تسلیم کرنے میں
 دیر نہیں کرنی چاہیے تاکہ بھٹو کو انصاف کی مکمل
 فراہمی کا عمل آگے بڑھ سکے۔



قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ اس سے ملک میں
 جمہوری نظام درست سمت میں چلنے کی راہ ہموار
 ہوئی ہے۔ بھٹو کے وارثان کی طرف سے سپریم
 کورٹ کے فیصلے کے خیر مقدم کے بعد یہ کہا
 جاسکتا ہے کہ یہ فیصلہ ان کے لیے بڑی حد تک
 قابل اطمینان ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے
 بعد بھٹو کے خاندانی وارث تو مطمئن ہو گئے مگر
 یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان کے اطمینان
 سے یہ اخذ کر لیا جائے کہ بھٹو کے ساتھ اس
 ریاست، ریاست کے آئینی اداروں اور سماج نے
 جو نا انصافی کی تھی اس کا مکمل مداوا کر دیا گیا ہے۔
 بھٹو کی پھانسی کے خلاف دائر صدارتی
 ریفرنس پر سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا اس پر اگر
 کوئی اپنے تحفظات کا اظہار بھی کرے تو اس سے
 زیادہ کچھ نہیں کہہ سکے گا کہ بھٹو کو پھانسی کی سزا
 سنانے والے ججوں نے نا عاقبت اندیشی کا مظاہرہ
 کرتے ہوئے ضیاء الحق کی خوشنودی کے لیے اگر
 انتہائی غیر محتاط ہو کر فیصلہ دیا تھا تو صدارتی ریفرنس
 پر فیصلہ سنانے والے ججوں نے اپنا کام حد سے
 زیادہ محتاط ہو کر کیا ہے۔ ججوں کے محتاط رویے کے
 باوجود یہ تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ بھٹو کو
 پھانسی پر چڑھانے کے لیے پاکستان کی عدلیہ نے
 جو غلطیاں کیں سپریم کورٹ کے موجود ججوں نے
 انہیں تسلیم کر کے اپنا نام اس فہرست سے خارج
 کر لیا ہے جس میں افتخار محمد چوہدری، ثاقب

فیصلوں کو نظیر بنا کر ان کی پیروی کر سکتی ہیں، کیا
 ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی کی سزا کو آئین کے
 آرٹیکل 189 کے تحت کسی بھی عدالت میں کبھی
 قانونی مثال کے طور پر پیش کیا گیا؟ اگر ایسا نہیں
 کیا گیا تو کن نتائج اور وجوہات کی بنا پر نہیں کیا
 گیا۔ (3) اس بھٹو کے (مقدمے سے جڑے
 حیران کن معاملات کی موجودگی میں کیا موت کی
 سزا اور اس پر عمل درآمد کو قابل جواز قرار دیا جاسکتا
 ہے یا اسے تعصب کے تحت ذوالفقار علی بھٹو کا
 جان بوجھ کر کیا گیا قتل سمجھا جائے۔ (4)
 ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف قتل کے مقدمہ کا فیصلہ
 کیا اسلامی ضابطوں کی ان ضرورتوں کو پورا کرتا
 ہے جو قرآن سنت میں بیان کیے گئے ہیں۔
 (5) مقدمہ میں دستیاب ثبوتوں اور مواد سے
 ذوالفقار علی بھٹو کو مجرم قرار دیتے ہوئے سزا کا جو
 فیصلہ سنایا گیا، کیا ایسا فیصلہ سنایا جاسکتا تھا؟ سپریم
 کورٹ نے بھٹو کی پھانسی کے خلاف دائر صدارتی
 ریفرنس میں پوچھے گئے پانچ سوالوں میں سے
 تین پر تو اپنا نقطہ نظر پیش کر دیا جس کی تفصیل
 عدالت کے تفصیلی فیصلے میں بیان ہوگی جبکہ
 دو کے متعلق یہ کہا گیا کہ ان سوالوں پر کیونکہ
 عدالت کو مناسب رہنمائی نہیں مل سکی لہذا ان کا
 جواب نہیں دیا گیا۔ سپریم کورٹ نے اپنے مختصر
 فیصلے میں گواہ پانچ میں سے تین سوالوں کے جواب
 دیئے مگر بھٹو کے وارثوں نے اس فیصلے کو تاریخی

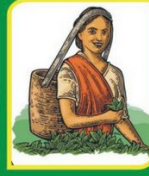




ترتیب اہتمام
بشریٰ رضوان



دنیا کے خواتین



پکوان

خوبانی کی چٹنی

اشیا: سرخ مرچ 30 گرام، خشک خوبانی عدد 6 (کٹی ہوئی)، سفید سرکہ ڈیڑھ کپ، نمک چینی سب 1، 1 چھوٹا چمچ، کارن فلور 1 چھوٹا چمچ
ترکیب: یہ تمام اجزاء ایک برتن میں اکٹھا ملا کر چولہے پر چڑھا دیں۔ جب ابلنے لگے تو پانچ منٹ پکنے دیں یہاں تک کہ گاڑھی ہو جائے ٹھنڈا کر کے بوتل میں نکالیں اسے چند ہفتوں تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔



دودھ والی سویاں

اجزاء: سویاں: 1 پیکٹ، دیسی کھی: 2 چمچ، دودھ: ایک چوتھائی کپ، کنڈینسڈ ملک 1 کین، الائچی پاؤڈر ذرا سا، بادام پستے حسب ضرورت
ترکیب: سب سے پہلے سویوں کو گھی میں ڈال کر اچھی طرح بھون لیں۔ اب اس میں دودھ شامل کریں، اچھی طرح پکانے کے بعد کنڈینسڈ ملک بھی شامل کر دیں۔ اچھی طرح پکانے کے بعد اسے کھلی ڈش میں نکالیں، بادام پستوں کو بھون کر ان کے اوپر ڈالیں۔ بادام پستہ اچھی طرح پھیلا لیں، جب سویاں ٹھنڈی ہو جائیں تو اس کو مہمانوں کے سامنے پیش کریں۔



شرابی فروٹ چاٹ

شرابت (کسی بھی اچھے برانڈ کا) پائن اپیل آدھا کپ، حسب پسند سیب، 2 عدد، آمروڈ 2 عدد، ناشپاتی 2 عدد، کیلے 2 عدد، انگور آدھا کلو، ترکیب: تمام پھل چھوٹے چھوٹے کیوبز میں کاٹ لیں اور انہیں ایک بڑے پیالے میں ڈال کر اوپر سے چینی چھڑک کر مکس کریں۔ جب چینی کا دانہ کھل جائے تو ساتھ ہی شرابت ڈال دیں اور فریج میں رکھ دیں۔ رمضان کے دنوں میں افطاری کے وقت مزیدار شرابی فروٹ چاٹ کھائیں اور لطف اٹھائیں۔



کیرمیل فروٹ چاٹ

اجزاء: چینی آدھا کپ بادام، 25 گرام کیرمیل کیلئے چینی اور بادام کو ایک پن میں ڈال کر اتنا گرم کریں کہ چینی کا رنگ گولڈن ہو جائے۔ پھر ایک کیک پن میں تیل لگا کر چینی کا آمیزہ ڈال دیں، جب ٹھنڈا ہو جائے تو ٹکڑوں میں توڑ لیں۔ فروٹ چاٹ کے اجزاء ٹھنڈی کریم، دو کپ پسی ہوئی چینی، تین عدد کیلے، سٹرابیری جیلی ایک پیکٹ، انگور ایک کپ، ونیلا ایسنس آدھا چمچ، پائن اپیل ایک کپ۔ ترکیب: کریم میں پسی ہوئی چینی اور ونیلا ایسنس ڈال کر اچھی طرح پھینٹ لیں۔ سارے فروٹ کاٹ کر کریم والے آمیزے میں ڈال دیں۔ جیلی کو الگ سے پکا کر ٹھنڈا کر لیں اور ٹکڑوں میں کاٹ کر ڈال دیں۔ سب سے اوپر کیرمیل کے ٹکڑے ڈال کر کھانے کیلئے پیش کریں۔



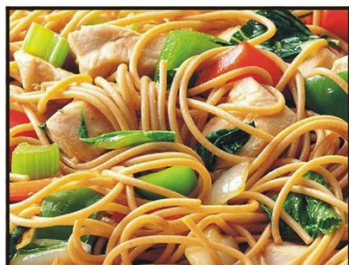
رمضان سپیشل پکڑوہ

اجزاء: قیمہ ایک پاؤ، اجوائن ایک چمچی، زیرہ ایک چائے کا چمچ، ثابت دھنیا ایک چائے کا چمچ، ہر ادھنیا ایک چوتھائی گڈی، پودینہ ایک چوتھائی گڈی، لیموں ایک عدد، نمک ایک چائے کا چمچ، لال مرچ ایک کھانے کا چمچ، پیاز ایک عدد۔ ترکیب: بیسن کو گرم پانی ملا کر پھینٹ کر ایک گھنٹے کے لیے رکھ دیں۔ اب قیمہ اور تمام اجزاء بیسن میں شامل کر کے دس منٹ کے لیے رکھ دیں۔ پھر کڑاہی میں تیل گرم کر کے ہلکی آنچ پر پکڑوے تلےں اور تیار ہونے پر چٹنی کے ساتھ پیش کریں۔



چکن نوڈلز

اجزاء: چکن بون لیس ایک کپ، نوڈلز ایک پیکٹ، لہسن تین جوے، شملہ مرچ ایک عدد، ہری پیاز چار عدد، گاجر دو عدد، مشروم چار عدد، جیلی پتو دو عدد، نمک حسب ذائقہ، کالی مرچ



نمک سے فریق یا فریزر میں برف اتاریں
اگر فریق یا فریزر میں برف جم جائے تو چھری کانٹے استعمال کرنے کی



بجائے تھوڑا سا نمک پھیلا دیں۔ برف بہت جلد پکھل جائے گی۔

سحری ٹپ

سحری کھانے کے بعد عدد سبز لاپچی کے دانے چبا کر کھالیں۔ اس سے



نہ تو منہ خشک ہوگا اور نہ ہی دن بھر پیاس تنگ کریگی۔

بیوٹی ٹپس، مہندی ڈیزائن

چہرہ چاند کی طرح روشن کرنے کا لوٹن

حوالہ: کلونجی پاؤڈر 40 گرام، گلیسرین خالص 100 گرام، عرق
گلاب 100 گرام، لیموں کارس 100 گرام۔ ان تمام اجزاء کو آپس میں



ملا کر لوٹن تیار کریں۔ ہلکے ہاتھوں کے ساتھ صرف رات سوتے وقت
استعمال کریں۔ صبح اٹھ کر چہرہ دھو لیں۔

عید مہندی ڈیزائن



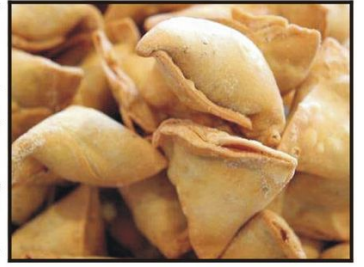
ایک کھانے کا چچ، چکن پاؤڈر ایک کھانے کا چچ، سرکہ دو کھانے کے چچ، سویا
سوس دو کھانے کے چچ، چلی سوس دو کھانے کے چچ

ترکیب: نوڈلز بال لیں۔ شملہ مرچ، ہری پیاز، مشروم اور گاجر باریک
پیس لیں۔ پٹیلی میں چھ کھانے کے چچ تیل گرم کر کے چکن، لہسن، چوپ
کر کے فرائی کر لیں اور نمک، چکن پاؤڈر، سرکہ، سویا سوس، چلی سوس، جیلی
پینو اور تمام سبزیاں شامل کر کے مکس کریں۔ آدھ کپ پانی ڈال کر پانچ
منٹ پکائیں اور ابلے ہوئے نوڈلز ڈال کر مکس کر کے پیش کریں۔

عربی سموسہ

اجزا: آلو آدھا کلو، پیاز گرائنڈ کیا ہوا آدھا پاؤ لال مرچ، آدھا چائے

کا چچ، سفید زیرہ ثابت، دو چائے
کے چچ۔ لیمن جوس: دو چائے کے
چچ۔ مکھن: ایک اونس۔ لہسن
پسا ہوا: دو جوئے۔ سونف پاؤڈر: آدھا
چائے کا چچ۔ انڈے سخت ابلے



ہوئے: دو عدد۔ سموسہ پٹی: حسب ضرورت

ترکیب: ایک کھانے کا چچ تیل گرم کر کے پیاز اور دیگر مصالحے بھی
پکائیں۔ اسے ابلے، مسلے ہوئے آلوں اور مکھن میں ملا دیں۔ گرم گرم مرکب
میں باریک کٹے ہوئے انڈے اور لیمن جوس بھی ملا دیں۔ یہ بھرائی بنا کر نمک
مرچ چکھ لیں ایک سموسہ پٹی لیکر بھرائی کا ایک چچ بھر کر ایک کونے میں
رکھیں۔ اس کونے کو دوسرے کونے کے سرے تک لے جائیں اور اسی طرح
کونے ملا تے ہوئے آخری کونے تک لے جا کر بند کر دیں۔ اس طرح یہ
سموسہ ایک تکیوں کی شکل میں بن جائے گا۔ ان سموسوں پر برش کی مدد سے
انڈے کی سفیدی لگا کر سفید زیرہ چھڑک دیں اور اون پر چکنائی لگا کر بیس منٹ
تک بیک کریں اور تیل یا گھی فرائی کر لیں۔

عاتکہ احمد

گھریلو ٹوٹکے

پکوڑوں سے اضافی تیل کم کرنا

پکوڑے تلتے وقت گرم تیل میں ایک چٹکی نمک ڈال دیں اس سے



پکوڑوں میں تیل جذب نہیں ہوگا بین گھولتے وقت اس میں ایک چھوٹا چچ
تیل ملا لیں اس سے بھی پکوڑوں میں تیل جذب نہیں ہوتا۔



ہیلتھ اینڈ فٹنس

ترتیب اہمیت
نزدہت عروج ہیگ



لگتے ہیں۔ روزے رکھنے سے ایک طرف تو آپ کو وزن میں کمی کرنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے تو دوسری جانب جسم میں آنے والی دیگر مثبت تبدیلیوں میں کوئی مسئلہ لیول میں کمی بھی شامل ہے۔ اس سے آپ خود کو پہلے سے توانا، دماغی طور پر چست اور ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہیں۔ رمضان میں روزے رکھنے والے افراد میں چربی بننے کا عمل کم ہو جاتا ہے اور تھیناؤ کو لیول میں بھی کم ہو جاتا ہے اور دل کے دورے اور دل کی دیگر بیماریوں کا خدشہ انتہائی کم ہو جاتا ہے۔ ماہِ صیام کے دوران روزے رکھنے اور عبادت کرنے سے انسان کے جسم کے اندر بہت ساری مثبت تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں۔ اس ماہ انسان کے دماغ کی کارکردگی اور صلاحیت بہت تیزی سے بڑھ رہی ہوتی ہے۔ اور یوں آپ خود کو دماغی طور پر چست اور ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہیں

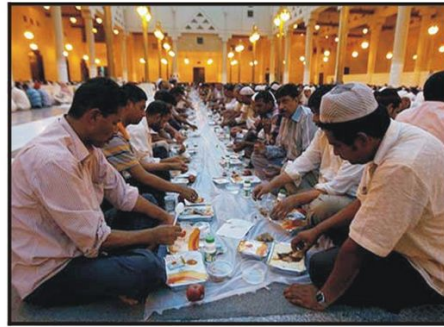
وٹامن بی 12 کی

صحت کے لیے اہمیت

وٹامن بی 12 جسے سائیٹو کو بالامن بھی کہا جاتا ہے، ایک اہم وٹامن ہے جو خون کے بنائی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ خون کے غلیبوں کی نشوونما، عصبی نظام کی صحت، اور اعضا کی سہمیت کے لیے ضروری ہے۔ وٹامن بی 12 کا کمی بڑھنے سے انیمیا، عصبی تناؤ، اور دیگر صحت کی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں یہ وٹامن جانوری غذاؤں، دودھ، انڈے، اور مچھلیوں میں پایا جاتا ہے۔



کے نتائج میں بتایا گیا ہے کہ ہفتے میں دو دن فاقہ کرنے سے ان بیماریوں سے باآسانی بچا جاسکتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ بھی عموماً پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ روزہ رکھنے کے پہلے ہی دن انسانی جسم میں زہریلے مادوں کی صفائی کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور انسان کا شوگر لیول کم ہوتا ہے یعنی خون سے چینی کے مضر اثرات کا عمل دخل کم ہو جاتا ہے، دل کی دھڑکن سست ہو جاتی ہے اور بلڈ پریشر بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور روزہ رکھنے سے چونکہ انسان سارا دن بھوکا پیاسا رہتا ہے تو جسم میں موجود چربی محفوظ شدہ توانائی کو خارج کرنا شروع کر دیتی ہے اور پہلے مرحلے میں گلوکوز میں تبدیل ہو جاتی ہے اور یہی گلوکوز جسم کو توانائی فراہم کرتا



ہے۔ روزہ رکھ کر جب ایک انسان 10 سے 12 گھنٹے بھوکا رہتا ہے تو سال بھر مصروف رہنے والا اس کا نظام ہضم آرام میں آ جاتا ہے، جس کی اسے اشد ضرورت ہوتی ہے۔ خون میں موجود سفید ذرات کی کارکردگی اور جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ شروع ہو جاتا ہے اور فاسد مادے خارج ہونے لگتے ہیں، نظام ہضم پہلے سے بہتر انداز میں کام کرنے لگتا ہے اور یوں جسم میں موجود غذا کا کام دینے والے اجزاء کے انجذاب کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور وہ جسم کو پہلے کے مقابلے میں زیادہ توانائی فراہم کرنے

مردوں کی نسبت خواتین میں ذہنی امراض

کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے

کراچی: ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ پاکستان میں مردوں کی نسبت خواتین میں ذہنی امراض کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن بد قسمتی



سے خواتین اپنی نجی اور پیشہ ورانہ زندگی کی مصروفیات کے سبب ذہنی صحت کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔ ان خیالات اظہار انہوں نے خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے کاروانِ حیات کے تحت منعقدہ خواتین کی ذہنی صحت سے متعلق سیمینار میں کیا جس میں کاروانِ حیات کے سی ای او اور شدرجیم اور ماہرین نفسیات ڈاکٹر اقبال آفریدی، ڈاکٹر عنبرہ نیاز، پروفیسر نسیم چوہری نے شرکت کی۔

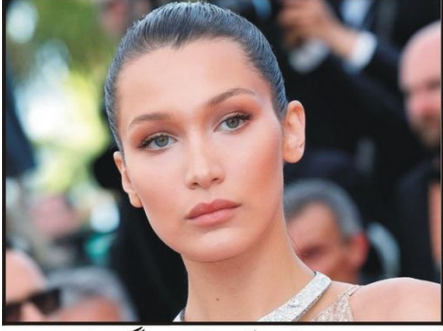
روزے کے صحت پر مثبت اثرات

پر طبی سائنس کیا کہتی ہے؟

رمضان المبارک صرف انسان کی روحانی پاکیزگی کا ہی نام نہیں ہے بلکہ رمضان کے دوران روزہ رکھنے اور عبادت کرنے سے انسانی جسم کو بھی بے پناہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سائنسی تحقیق کے مطابق، کھانے کی عادت براہ راست انسان کے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہر وقت بھرے پیٹ کے ساتھ رہنا دماغ کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے جو کہ فالج، رعشے اور الزائمر جیسی بیماریوں کی وجہ بن سکتا ہے۔ تحقیق



چیچی حدید اسرائیل کی فلسطینیوں پر وحشانیہ بمباری پر متعدد مرتبہ آواز بلند کر چکی ہیں اور اسرائیلی حکومت

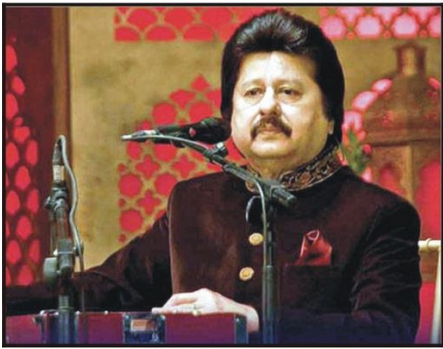


کی طرف سے ان کو دھمکیاں بھی دی گئی ہیں۔

عالمی شہرت یافتہ بھارتی غزل

گانیک پنچ ادھاس چل بسے

ممبئی: بھارت کے لچنڈ گلوکار پنچ ادھاس انتقال کر گئے۔ پنچ ادھاس کی عمر 72 سال تھی اور وہ کافی عرصے سے بیمار تھے۔ پنچ ادھاس کی بیٹی نے ان کے انتقال کی خبر سوشل میڈیا پر دی۔ پنچ ادھاس کی گائی ہوئی غزلوں کے ساتھ ساتھ ان کے پوپ گانے بھی مشہور ہوئے۔ پنچ ادھاس نے اپنی غزلوں کو 80 اور 90 کی دہائی میں میوزک ویڈیوز کے ساتھ پیش کر کے نوجوان نسل میں مقبولیت حاصل کی۔ پنچ ادھاس نے فلموں کے لیے بھی گلوکاری کی۔ ان کے مشہور گانوں میں چٹھی آئی ہے، چاندی جیسا رنگ ہے تیر اور دیگر شامل ہیں۔ پنچ ادھاس کو 2006 میں بھارتی حکومت نے پدماشری ایوارڈ سے نوازا تھا۔



شوہین افراد زیادہ جانور رکھنے کے بجائے کسی یتیم بچے کو گود لے کر پال لیں۔ ایک پوڈ کاسٹ میں اداکارہ کا کہنا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کو جانتی ہیں جو اپنے پالتوں جانوروں پر لاکھوں روپے ماہانہ خرچ کرتے ہیں اگر وہ کسی بچے کو گود لیں گے تو اس سے ثواب بھی ملے گا اور کل وہ بچہ ان کو سلام بھی کرے گا۔ انہوں



نے مزید کہا کہ اگر جانوروں کا شوق ہو تو ایک دو پال لیے جائیں لیکن درجنوں بلیاں اور کتے پالنے سے بہتر انسان کو پرورش دینا ہے۔ بشری انصاری نے کہا کہ پالتو جانوروں پر اپنی کمائی اور محنت صرف کرنے سے بہتر ہے کہ بچے کو گود لیے جائیں جس سے انسانی زندگی کا بھی بھلا ہو جائے گا۔

اسرائیلی جارحیت کی مذمت پر: امریکی

ماڈل بیلا حدید کو بڑے نقصان کا سامنا

لندن: امریکی ماڈل بیلا حدید کو مظلوم فلسطینیوں کی حمایت اور اسرائیلی جارحیت کے خلاف بولنے پر بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق نامور برطانوی براڈ کاسٹر ٹلیری نے فلسطین نژاد امریکی ماڈل سے اپنا معاہدہ ختم کر دیا ہے۔ فرانس کے ایک فیشن برانڈ نے بھی بیلا حدید سے معاہدہ ختم کر کے ایک اسرائیلی ماڈل کو ساتھ شامل کیا تھا۔ ذرائع کے مطابق یہ فیصلہ بیلا حدید کی اسرائیلی مذمت کے تناظر میں کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بیلا حدید اور

نامور اداکار قوی خان کو مداحوں

سے پچھڑے ایک برس بیت گیا

لاہور: پاکستان شوہبز انڈسٹری کے نامور اداکار قوی خان کو مداحوں سے پچھڑے ایک برس بیت گیا۔ پاکستان شوہبز انڈسٹری پر سالہا سال راج کرنے والے محمد قوی خان 15 نومبر 1942 کو پشاور میں پیدا ہوئے اور انہوں نے ریڈیو پاکستان سے چائلڈ آرٹسٹ کے طور پر کام شروع کیا۔ 1964 میں پی ٹی وی سے باقاعدہ اداکاری کا آغاز کیا اور متعدد ڈراموں میں لازوال کردار ادا کیے جبکہ اندھیرا اجالا ڈرامے میں پولیس افسر کے کردار نے انہیں شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ قوی خان نے 1965 میں اپنے فلمی کیریئر کا آغاز کیا اور دوسو سے زائد فلموں میں اداکاری کے جوہر دکھائے۔ اداکار قوی خان کو صدارتی



تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا، بعد میں انہیں ستارہ امتیاز اور نشان امتیاز سے بھی نوازا گیا۔ پاکستان شوہبز انڈسٹری کا یہ روشن ستارہ پانچ مارچ 2023 کو ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

پالتو جانور پالنے سے یتیم بچے کی

پرورش بہتر ہے، بشری انصاری

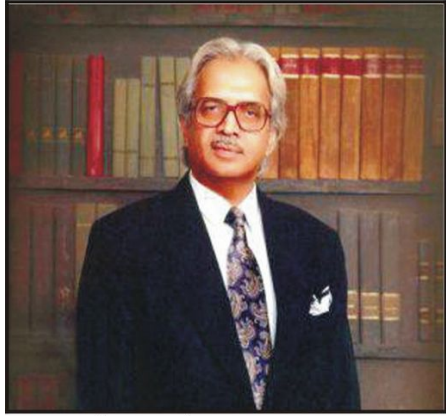
لاہور: پاکستان شوہبز انڈسٹری کی سینئر فنکارہ بشری انصاری نے کہا ہے کہ پالتو جانوروں کے



ادبی ورثہ



1972 میں وہ پنجاب کے وزیر خزانہ کے عہدے پر فائز ہوئے اور 1974 میں وہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے۔ 1993 میں پنجاب اسمبلی کے اسپیکر کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس دوران حنیف رامے کے تخلیقی کاموں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ انہوں نے کئی کتابیں تحریر کیں جن



میں پنجاب کا مقدمہ، اسلام کی روحانی قدریں: موت نہیں زندگی اور نظموں کا مجموعہ دن کا پھول کے نام سرفہرست ہیں۔ وہ ایک اچھے مصور ہونے کے ساتھ ساتھ مصورانہ خطاطی کے ایک نئے دبستان کے بانی بھی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ 2006 کو حنیف رامے لاہور میں وفات پا گئے اور لاہور ہی میں قبرستان ڈیفنس میں آسودہ خاک ہوئے۔

ناصر کاظمی: اردو زبان کے مایہ ناز شاعر
اردو کے مایہ ناز شاعر ناصر کاظمی 8 دسمبر، 1925 کو بھارتی ریاست ہریانہ کے ضلع انبالہ میں پیدا ہوئے، ان کے پہلے شعری مجموعے ”برگ“ نے شائع ہوتے ہی انہیں اردو غزل کے صف اول کے شعرا میں لاکھڑا کیا۔ ناصر کاظمی غزل کو زندگی بنا کر اسی کی دھن میں دن رات مست رہے۔ ناصر نے غزل کی تجدید کی اور اپنی جیتی جاگتی شاعری سے غزل کا وقار بحال کیا جن

اور کچھ دیگر زبانوں میں ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔
نوٹی گیلانی نے آسٹریلین شاعر Les Murray کی شاعری کو اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے خود بھی انگریزی میں شاعری کی ہے

منتخب اشعار

اس شہر میں کتنے چہرے تھے کچھ یاد نہیں سب بھول گئے
اک شخص کتابوں جیسا تھا وہ شخص زبانی یاد ہوا

تجھ سے اب اور محبت نہیں کی جاسکتی
خود کو اتنی بھی اذیت نہیں دی جاسکتی
☆☆☆

حنیف رامے: نامور ادیب، شاعر

مصور، خطاط، دانشور اور سیاستدان

حنیف رامے 15 مارچ 1930 کو تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ماسٹرز کرنے کے بعد وہ اپنے خاندانی کاروبار نشر و اشاعت سے منسلک ہو گئے، اسی دوران انہوں نے اپنی مصوری کا بھی آغاز کیا اور اردو کے مشہور جریدے سویرا کی ادارت کے فرائض سنبھالے۔ بعد ازاں انہوں نے ایک سیاسی اور ادبی جریدہ نصرت جاری کیا۔ 1967 میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان پیپلز پارٹی قائم کی تو وہ نہ صرف اس کے بنیادی ارکان میں شامل ہوئے بلکہ انہوں نے اس پارٹی کے منشور اور پروگرام کی تیاری اور ترویج میں بھی بڑا فعال کردار ادا کیا جولائی 1970 میں انہوں نے روزنامہ مساوات جاری کیا۔ ان انتخابات میں حنیف رامے بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر لاہور سے پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔

نوٹی گیلانی: اردو زبان کی نامور شاعرہ

نوٹی گیلانی کا حقیقی نام سیدہ نشاط مسعود گیلانی اور تخلص نوٹی ہے۔ 14 مارچ 1964 کو بہاول پور میں پیدا ہوئیں۔ والد مسعود احمد گیلانی ڈاکٹر اور والدہ معلمہ تھیں۔ سابقہ ریاست بہاول



پور کی مخصوص علمی فضا میں پروان چڑھی ہیں۔ بہاول پور میں تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہوئیں اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور سے بطور لیکچرار منسلک رہیں۔ 1995 میں نوٹی گیلانی کی شادی فاروق طراز کے ساتھ ہوئی اور وہ ان کے ساتھ فرانسکو، امریکا چلی گئیں۔ کچھ عرصے بعد ان سے علیحدگی ہو گئی۔ 25 اکتوبر 2008 کو نوٹی گیلانی سڈنی میں مقیم اردو سوسائٹی آف آسٹریلیا کے سابق جنرل سیکرٹری سعید خان جو خود بھی شاعر ہیں کے ساتھ رشت ازدواج میں منسلک ہوئیں اور سڈنی، آسٹریلیا چلی گئیں۔ ان کا پہلا مجموعہ ”محبتیں جب شمار کرنا“ منظر عام پر آیا تو اسے خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ 1997 میں نوٹی کا دوسرا مجموعہ ”اداس ہونے کے دن نہیں“ منظر عام پر آیا۔ ان کی شاعری کے ساتھ ساتھ شائع ہو چکے ہیں اور بہت سی نظموں کے انگریزی، ملائی



نظم

عابدہ مبین ارحم

ٹھہر گئے تھے جو باد مخالف کو دیکھ کر
راستے میں اب بھی کہیں ان کا بسیرہ ہے
اڑتے نہیں جو زمین سے مانند طيور
کہ خوف کا ابھی دلوں میں ان کے ڈیرا ہے
اترتے نہیں کبھی وہ دریائے پایاب میں
کہ لہروں سے ٹکرانے کا نہیں ان کو سودا ہے
تھک کر بیٹھ گئے ہیں ابھی سے جودشت میں
طاہرہ سدرانے کبھی ان کو نہیں پکارا ہے
تختہ سفینہ میں ہی جب شگاف ہو
تو کب موجوں کی دوش پہ وہ تیرا ہے
زندگی ہو خالی جب حرارت و اضطراب سے
منزل تو دور سانس کا نہیں ان کو یارا ہے
کل چلیں گے کل کریں گے ہو جن کا تکرار
کب قافلے کو انہوں نے منتظر پایا ہے

پورہ کے قبرستان میں آسودہ خاک ہیں، ان کی
لوح مزار پر انہی کا یہ شعر تحریر ہے۔ دائم آباد
رہے گی دنیا۔ ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا۔

منتخب اشعار

اے دوست ہم نے ترک محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا
وہ تری یاد تھی اب یاد آیا

جدائیوں کے زخم درد زندگی نے بھر دیے
تجھے بھی نیند آ گئی مجھے بھی صبر آ گیا

نیت شوق بھر نہ جائے کہیں
تو بھی دل سے اتر نہ جائے کہیں

دل تو میرا اداس ہے ناصر
شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے

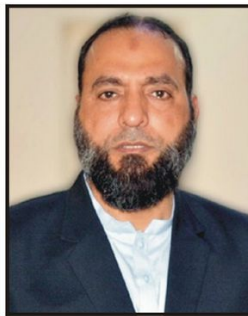
جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناصر
وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں



میں میڈیم نور جہاں کی آواز میں گائی ہوئی غزل
”دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا“ بھی شامل ہے
ناصر کاظمی نے پیروی میر کرتے ہوئے ذاتی
غموں کو شعروں میں سمو یا لیکن ان کا اظہار غم
پورے عہد کا عکاس بن گیا۔ ناصر کے اظہار میں
شدت اور کڑھائی نہیں بلکہ احساس کی ایک دھیمی
جھلک ہے جو روح میں اترتی محسوس ہوتی ہے اور
جب ان کے اشعار سر اور تال کے ساتھ مل کر
سماعتوں تک پہنچتے ہیں تو ایک خوشگوار احساس
دلوں میں ہلکورے لیتا ہے۔ ناصر کاظمی 2 مارچ
1972 کو لاہور میں وفات پا گئے اور مومن

ڈاکٹر تصور اسلم بھٹہ کے سفر نامے زبانِ یارِ من ترکی کی تقریب رونمائی..... (رپورٹ: غزالہ اصغر)

ملتان: علمی، فکری اور سماجی تنظیم ارتقا آرگنائزیشن کے زیر اہتمام ای لاہری ملتان میں آسٹریلیا سے آئے ہوئے معروف سرجن اور مصنف ڈاکٹر تصور اسلم بھٹہ کے منفرد سفر نامے زبانِ یارِ من ترکی کی تقریب رونمائی منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت معروف نقاد اور محقق ڈاکٹر انوار احمد نے کی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر طارق محمود انصاری سابق وائس چانسلر بی یو ڈی تھے۔ کتاب پر گفتگو کرنے والوں میں پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد کے علاوہ بی یو ڈی نیورسٹی کے سابق وائس چانسلر طارق محمود انصاری ممتاز صحافی جبار مفتی، ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر حمید رضا صدیقی، ڈائریکٹر انفارمیشن آفیسر ملتان سجاد جہانیاں، پروفیسر ڈاکٹر الیاس کبیر ارتقا آرگنائزیشن کے سربراہ خواجہ مظہر نواز صدیقی اور دیگر احباب شامل تھے۔ تقریب کے آخر میں صاحب کتاب ڈاکٹر تصور اسلم بھٹہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کتاب کی تخلیق کی وجوہات اور مقاصد بیان کیے۔



سپورٹس



ویسٹ انڈیز کے خلاف 128 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند کروائی تھی۔

فرانس کے مشہور فٹبالر پال پوگبا پر ڈوپنگ کا الزام، 4 سال کی پابندی عائد روم، اٹلی: خبر ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق اٹلی کے میڈیا نے بتایا کہ پوگبا پر ڈوپنگ کے جرم میں رواں سیزن کے شروع میں 4 سال



کے لیے پابندی عائد کر دی گئی تھی تاہم وہ کھیلوں کی ثالثی عدالت میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کر سکتے ہیں۔ اٹلی کے کلب جوونتس نے اس حوالے سے کوئی بیان جاری نہیں کیا تاہم ذرائع نے تصدیق کی کہ کلب کو اس فیصلے کے حوالے سے آگاہ کر دیا گیا تھا اور اگلے لائحہ عمل کے لیے جائزہ لیا جائے گا۔ جوونتس کے 30 سالہ فٹ بالر نے کسی جرم کے ارتکاب سے انکار کیا جبکہ ان کا کلب کے ساتھ معاہدہ جون 2026 تک ہے۔ پوگبا نے بیان میں کہا کہ مجھے آج ہی ٹریبونل نیز یونیل اینٹی ڈوپنگ (نیڈواٹالیا) کے فیصلے سے آگاہ کیا گیا ہے اور ان کا ماننا ہے کہ یہ فیصلہ درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں افسردہ، پریشان اور دل گرفتہ ہوں کیونکہ میں اپنے پروفیشنل کیریئر میں جو کچھ حاصل کر چکا ہوں وہ مجھ سے لے لیا گیا ہے۔ فرانسیسی کھلاڑی کا کہنا تھا کہ آج سنائے گئے فیصلے کے خلاف میں کھیلوں کی ثالثی عدالت کے سامنے اپیل کروں گا۔

ذکرات یہ ہے کہ پاور پلے کے دوران بابر اعظم کی بیننگ میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے، اس دوران ان کے اسٹرائیک ریٹ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ پاور پلے کے دوران بابر اعظم نے محض ایک مرتبہ وکٹ گنوائی جو رن آؤٹ کی صورت میں اسلام آباد یونائیٹڈ نے گزشتہ میچ میں حاصل کی تھی، اس کے علاوہ پورے ٹورنامنٹ میں پاور پلے کے دوران کوئی بھی گیند باز انہیں آؤٹ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ گلیڈی ایٹرز کے خلاف میچ میں بھی بابر اعظم نے 176 کے متاثر کن اسٹرائیک ریٹ کیساتھ 53 رنز کی اننگز کھیلی تھی۔

شبشم اسماعیل نے ویمنز کرکٹ کی تاریخ کی تیز ترین گیند کروا ڈالی

ویمنز پریمیر لیگ (ڈبلیو پی ایل) میں جنوبی افریقا کی سابق فاسٹ بولر شبشم اسماعیل



نے دہلی کپٹلز کے خلاف ممبئی انڈیز کی نمائندگی کرتے ہوئے تیسرے اوور کی دوسری گیند 132.1 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند کروائی جو بیٹرمیگ لیننگ کے پیڈ پر لگی تاہم امپائر نے انہیں ناٹ آٹ قرار دیا۔ ویمنز کرکٹ میں کی تاریخ میں پہلی بار شبشم اسماعیل نے 130 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ترین گیند کروانے کا ریکارڈ قائم کیا۔ 36 سالہ جنوبی افریقی کرکٹ کے پاس بین الاقوامی کرکٹ میں تیز ترین گیند کا ریکارڈ بھی ہے، جب انہوں نے 2016 میں

پی ایس ایل 9: اسلام آباد یونائیٹڈ نے

کراچی کنگز کو 5 وکٹ سے ہرا دیا

راولپنڈی: ایچ بی ایل پاکستان سپر لیگ سیزن 9 کے 24 ویں میچ میں اسلام آباد یونائیٹڈ نے کراچی کنگز کو 5 وکٹوں سے شکست دے



دی۔ راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں کراچی کنگز کا 151 رنز کا ہدف اسلام آباد یونائیٹڈ نے 5 وکٹوں کے نقصان پر 18.4 اوورز میں حاصل کر لیا۔ کامیابی کے بعد پوائنٹس ٹیبل پر اسلام آباد یونائیٹڈ 9 پوائنٹس کے ساتھ چوتھے سے دوسرے نمبر پر آگئی۔

پی ایس ایل 9: بابر اعظم کی کارکردگی

نے ناقدین کے منہ بند کروا دیئے

پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے نویں ایڈیشن میں بابر اعظم کی شاندار کارکردگی کا سلسلہ جاری ہے۔ پی ایس ایل کے رواں سیزن میں پشاور زلمی کے کپتان بابر اعظم نے 8 اننگز میں



154.57 کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ 447 رنز کا پہاڑ کھڑا کر رکھا ہے، جس میں ایک سنچری اور 4 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ قابل

خصوصی رپورٹس

اکھٹا کرنے کیلئے تعاون کرنا ہے۔ چیئر پرسن این سی ایچ آر رابعہ جویری آغا نے کہا ہے کہ ان تشویش ناک اعداد و شمار کے پیش نظر افسوس ناک امر یہ ہے کہ حکومت پاکستان کے پاس بچوں کے ساتھ بدسلوکی کے حوالے سے ابھی تک کوئی نوٹیفائیڈ نیشنل ایکشن پلان نہیں ہے۔

عالمی یوم خواتین پر عورت مارچ

تحفظ، مساوی حقوق کا مطالبہ

اسلام آباد، کراچی، لاہور: عالمی یوم خواتین کے موقع پر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، لاہور اور کراچی سمیت متعدد شہروں میں عورت مارچ کیا گیا اور مظاہرین نے خواتین کے تحفظ اور مساوی حقوق کا مطالبہ کیا اور فلسطینی



خواتین سے یک جہتی کا بھی اظہار کیا گیا۔ سینیٹ میں خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ اسلام آباد میں عورت مارچ کا انعقاد پولیس کلب کے باہر کیا گیا، عورت مارچ میں خواتین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ عورت مارچ میں شریک خواتین نے شدید نعرے بازی کی، مارچ سے سماجی ورکر فرزانہ باری اور ایمان مزاری نے خطاب کیا، خواتین کے عالمی دن کے موقع پر لاہور میں عورت مارچ کے شرکا نے مطالبہ کیا کہ خواتین کو ان کے سیاسی، سماجی اور معاشی حقوق دیے جائیں۔

نشانہ بنایا گیا۔ کیلگری کرول نمبرز 2023 اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ رشتہ داروں، کنبہ کے افراد، اجنبیوں اور خواتین کی مدد سے جاننے والے بھی بچوں کے جنسی استحصال میں سب سے زیادہ ملوث ہیں۔ جغرافیائی تقسیم کے اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ کل 4213 کیسز میں سے 75% پنجاب، 13% سندھ، 7% کیسز اسلام آباد، 3% کیسز، خیبر پختونخوا اور 2% کیسز بلوچستان، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان سے رپورٹ ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق صرف بچوں کے جنسی استحصال کے کیس 2021 تھے جس میں دونوں جنس کو یکساں طور پر نشانہ بنایا گیا۔ جنسی زیادتی کے بعد قتل کے کل 61 واقعات اور اغوا کے 1833 واقعات رپورٹ ہوئے، لاپتا بچوں کی تعداد 330 تھی اور بچوں کی شادیوں کی تعداد 29 تھی جن میں لڑکیوں کے 27 اور لڑکوں کے 2 واقعات شامل تھے۔ اس سال ساحل نے 18 سال تک کے بچوں کے کیسز جن میں ابھیں کسی قسم کی چوٹ لگی یا ان کی موت ہوئی کی بھی مانیٹرنگ کی۔ مانیٹرنگ کیے گئے کل 2184 کیسز میں سے سب سے زیادہ تعداد بچوں کی تھی ان میں سے 694 ڈوب کر 401، حادثات میں 286 جاں بحق، 121 تشدد سے ہلاک، 111 زخمی، 110 نے خودکشی کی اور 103 بجلی کے جھٹکوں سے ہلاک ہوئے۔ ساحل نے روزانہ 81 قومی اور علاقائی اخبارات کی مانیٹرنگ کرتے ہوئے کرول نمبرز 2023 مرتب کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مقاصد بچوں کے خلاف تشدد کے حوالے سے صورتحال کے اعداد و شمار کو پیش کرنا، پاکستان میں بچوں کے جنسی استحصال سے متعلق موجودہ معلومات

ملک میں اوسطاً یومیہ 11 بچوں کو

زیادتی کا نشانہ بنایا گیا، رپورٹ

اسلام آباد: قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے تعاون سے غیر سرکاری تنظیم ساحل نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ سال 2023 کے دوران ملک میں روزانہ کی بنیاد پر 11 بچوں کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ جاری کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سال 2023 میں اسلام آباد کیپٹل ٹیریٹری (آئی سی ٹی)، آزاد جموں و کشمیر (اے جے کے) اور گلگت بلتستان (جی بی) سمیت چاروں صوبوں سے مجموعی طور



پر 4213 بچوں سے زیادتی کے واقعات رپورٹ ہوئے، کیسز کی کل تعداد میں بچوں کے جنسی استحصال کے رپورٹ شدہ کیسز، اغوا کے کیسز، لاپتا بچوں کے کیسز اور بچوں کی شادیوں کے کیسز شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اعداد و شمار کی صنفی تقسیم کے تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ بچوں کے ساتھ زیادتی کے کل رپورٹ کیے گئے واقعات میں سے 53% (2251 متاثرین لڑکیاں اور 47% (1962 لڑکے تھے۔ رپورٹ کی گئی عمر سے پتا چلتا ہے کہ 6 سے 15 سال کی عمر کے گروپ میں بچوں کو زیادتی کا سب سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے، جس میں لڑکیوں کی نسبت زیادہ لڑکے رپورٹ کیے گئے تھے مزید یہ کہ 5 سال تک کے بچوں کو بھی جنسی زیادتی کا

لوگ کیا کہتے ہیں؟

اور اسمارٹ فون کی ایجاد نے جہاں کچھ فائدے ہیں وہاں تباہی کا بے تحاشا سامان بھی ہے۔ اس پر بہت سے تحقیقات اور ریسرچز ہوئی ہیں۔ مگر سرمایہ دارانہ نظام کے حامی طاقتیں ان تحقیقات کو شائع ہونے سے روکتی ہیں۔ دنیا کے بیشتر

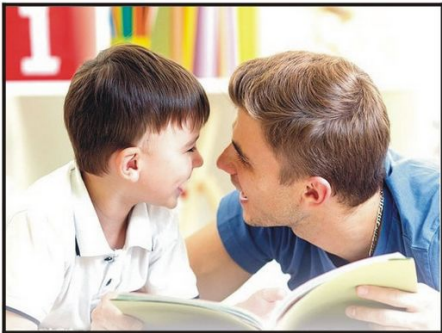


ممالک سوشل میڈیا کو ریکولر کرتے ہیں اور نقصان دہ، مہلک اور مضر مواد کو مناسب فلٹریشن کے عمل سے گزار کر اپنے ملک و معاشرے میں داخلے کی اجازت دیا جاتی ہے۔

یاد عباس ہولہ، گلگت بلتستان

تعلیم ہی نہیں تربیت بھی!

مکرمی! تعلیم ہمیں معاشرتی حیوان کے درجے سے اٹھا کر اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کرتی ہے۔ تاہم تعلیم کی جو تعریف سب سے معتبر مانی جاتی ہے، وہ ہے کہ تعلیم رویوں کے اندر مثبت تبدیلی کا نام ہے۔ ہم سب کے لیے یہ معمول کا مشاہدہ ہے کہ



جب کوئی پڑھا لکھا آدمی بدتمیزی یا اخلاق سے گری ہوئی حرکت یا بات کرے، تو ہم سب اسے یہ کہتے ہیں کہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، آپ تو پڑھے لکھے ہو۔ جس علم کے حاصل کرنے کا ہمیں حکم تھا، وہ علم کہیں نظر نہیں آتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شعبہ میں پیشہ ورانہ دیانت اور اخلاقیات کو فروغ دیا جائے۔ فیصل رشید لہری، گجرات

پاکستان کے تمام ہسپتالوں میں بڑی بڑی فارم سیوٹیکل کمپنیاں بھی غیر معیاری ادویات کی ترسیل کر رہی ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ شہریوں کی آگاہی



کے لیے ایک تشہیری مہم چلائی جائے جو لوگوں کو حفظان صحت کے اصولوں اور غیر متعدی امراض پر قابو پانے کے لیے ضروری رہنمائی فراہم کرے۔ ا۔ مشاعر محمد عرفان روق

سوشل میڈیا نسل حاضری اصل پرورش گاہ!!

مکرمی! سوشل میڈیا اس وقت نسل حاضری اصل پرورش گاہ ہے۔ موجودہ نسل مستقبل میں ایک اور طرح کی نسل ہوگی۔ کیونکہ سوشل میڈیا ایک ایسی ماں بن کر ابھری ہے جو اپنے بچوں کو ہر چیز سے الگ اپنے آغوش میں لے لیتی ہے۔ سوشل میڈیا کے نقصانات کا ذکر مختلف نفسیاتی ماہرین کر چکے ہیں۔ یہ بچوں کے ذہنوں پر اس قدر منفی اثرات مرتب کرتا ہے کہ کسی بھی چیز پر توجہ اور فوکس کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ذہن انتشار و خلفشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ یوں ڈپریشن، الجھن، پریشانی اور تذبذب جیسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب کوئی بچہ سوشل میڈیا کا حصہ بن جاتا ہے تو وہ خود پر گرفت کھودیتا ہے۔ بچہ سوشل میڈیا نہیں چلاتا بلکہ سوشل میڈیا بچے کو چلاتا ہے۔ بعض ماہرین کے مطابق سوشل میڈیا

نا جائز منافع خوروں کو لگام ڈالی جائے مکرمی! ذخیرہ اندوزوں، ناجائز منافع خوری کو روکنا، قیمتوں کو کنٹرول کرنے کیلئے اقدامات کرنا حکومت اور انتظامیہ کی ذمہ داری ہے، یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات میں کمی تو کی گئی لیکن اب تک اشیائے خورد و نوش اور ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی نہیں آسکی۔ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری عروج پر پہنچ گئی۔ سب سے زیادہ متوسط، غریب طبقہ متاثر ہو رہا ہے۔ حکومت سے اپیل ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں فعال کر کے



تختی سے عمل درآمد کروایا جائے، حکومت مہنگائی کے خلاف اقدامات اٹھانے میں پہلے تاخیر کر چکی ہے اب مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔

محمد سلیم عطاری کراچی

گلی محلوں میں گندگی کے ڈھیر!

مکرمی! ہمارے ملک میں صحت کے مسائل روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں بیماری کے پھیلنے کی ایک بڑی وجہ جگہ جگہ گندگی ہے۔ ٹھیک سے صفائی ستھرائی کا نہ ہونا اور اس میں عوام کا باہر سے غیر معیاری کھانا اور مقررہ وقت پر گلی محلوں میں اسپرے نہ کرنا بھی شامل ہے۔ پاکستان میں بیماریوں کی شرح میں اضافہ کی ایک اہم وجہ پینے کا ناقص پانی بھی ہے جب کہ اگر ادویات کی بات کی جائے تو

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر ایک نظر

مختلف اخبارات میں شائع ہونیوالی خبروں اور ہیومن رائٹس واچ کے رپورٹرز اور نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹس کے مطابق گزشتہ ماہ کے دوران ہونیوالی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی درج ذیل تفصیلات دی جا رہی ہیں

نامعلوم افراد نے ماں کو زہر دے کر

تین بچوں کو گلا کاٹ کر قتل کر دیا

ساہیوال: پنجاب کے شہر ساہیوال کے نواحی گاں میں نامعلوم افراد نے تین بچوں کو گلا کاٹ کر قتل جبکہ ماں کو زہر پلا دیا۔ ساہیوال کے نواحی گاں چودہ ایل میں نامعلوم افراد نے گھر میں داخل ہونے کے بعد ماں کو زہر پلایا جبکہ اس کے تین بچوں کو تیز دھار آلے سے ذبح کر کے قتل کر دیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق خاتون کو تشویشناک حالت میں اسپتال منتقل کر دیا گیا جہاں ڈاکٹرز اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ مرنے والے بچوں میں دو بہنیں 7 سالہ علیشا، پانچ سالہ سعدیہ اور ایک ڈھائی سالہ بھائی فرقان شامل ہے۔ ایس ایچ او تھانہ کسوال کی پولیس نے موقع پر پہنچ کر شواہد اکٹھے کر لیے تاہم قتل کی وجوہات کا ابتدائی تفتیش میں تعین نہیں ہو سکا۔

درندہ صفت کی 5 سالہ بچی کیساتھ بد فعلی

پتوکی: پرانی منڈی کے قریب درندہ صفت شخص نے 5 سالہ بچی کو مبینہ طور پر بد فعلی کا نشانہ بنا ڈالا۔ تھانہ سٹی پتوکی پولیس کے مطابق پتوکی کے علاقے پرانی منڈی میں کاشف چوک کے رہائشی 5 سالہ ہادی کے ساتھ اوباش ملزم کی جانب سے مبینہ طور پر بد فعلی کا واقعہ پیش آیا ہے۔ درندہ صفت ملزم بچے کی حالت غیر ہونے پر اسے چھوڑ کر موقع سے فرار ہو گیا جبکہ کم سن بچے کو طبی معائنے کے لیے ٹی ایچ کیو اسپتال پتوکی منتقل کر دیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ورثا کی

جانب سے درخواست ملتے ہی ملزم کی خلاف مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

دوران حراست شہری جاں بحق، پولیس

اہلکار گھر کے قریب لاش چھوڑ گئے

کراچی: شہر قائد میں پولیس کے محکمہ اسپیشلائزڈ انویسٹی گیشن یونٹ کی حراست میں شہری تشدد سے جاں بحق ہو گیا جس کی لاش کو پولیس اہلکار گھر کے قریب پھینک کر فرار ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق کراچی کے علاقے منگھوپیر تھانے کی حدود میں پولیس پارٹی نے 12 جنوری 2024 کو قیام الدین نامی شہری کو حراست میں لیا اور پھر اسے جھکڑی لگا کر بھائی کے گھر لے جا کر تلاشی بھی لی۔ بعد ازاں ایس آئی یو کے اہلکار شہری کو تھوڑی دیر میں رہا کرنے کی یقین دہانی کراتے ہوئے اپنے ہمراہ لے گئے اور اہل خانہ کو دھمکایا کہ وہ کسی بھی قسم کی کہیں کوئی شکایت درج نہ کرائیں۔ اس کے بعد قیام الدین کی لاش گھر کے قریب سے برآمد ہوئی، جس پر بھائی نے منگھوپیر تھانے میں جا کر تمام صورت حال سے آگاہ کیا اور پھر پولیس نے واقعے کا مقدمہ درج کر لیا۔ مدعی مقدمہ نے بتایا ہے کہ پولیس پارٹی میں شامل افراد سادہ لباس تھے جن کے پاس پولیس موبائل بھی موجود تھی، بھائی کا صبح تک انتظار کرتا رہا پھر ساڑھے دس گیارہ بجے کے قریب گلی کے بچوں نے بتایا کہ ایک خالی پلاٹ میں لاش پڑی ہے، جب موقع پر پہنچا تو میرے بھائی نظام الدین کی لاش خالی پلاٹ میں پڑی ہوئی تھی۔ پولیس نے تشدد سے

ہلاک شہری نظام الدین کے بھائی قیام الدین کی مددیت میں مقدمہ درج کر لیا۔ ڈی آئی جی سی آئی اے احمد نواز چیمہ نے ایکسپریس نیوز کو بتایا کہ ایس آئی یو کی پولیس پارٹی غیر قانونی چھاپے میں ملوث ہے جن کے تشدد سے شہری نظام الدین کی ہلاکت ہوئی ہے، ملوث اہلکاروں نے دوران تفتیش انکشاف کیا کہ انہوں نے پولیس موبائل میں لاش رکھی اور پھر گھر کے قریب خالی پلاٹ میں چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے۔ ڈی آئی جی کے مطابق غیر قانونی چھاپے میں شامل پولیس افسران و اہلکاروں کو باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا ہے مگر اب تک پولیس پارٹی کی گرفتاری ظاہر نہیں کی گئی ہے۔

چند گھنٹوں کے دوران 2 پولیس

مقابلے، 6 ڈاکو مارے گئے

لاہور: ابتدائی تحقیقات کے مطابق ملزمان سے پولیس یونینفارم بھی برآمد ہوئے ہیں۔ یہ ڈکیت گینگ لوٹ مار کی وارداتوں کے دوران پولیس یونینفارم استعمال کرتا تھا۔ ملزمان نے کینیڈا سے آئے ایک شہری کے ساتھ بھی واردات کی تھی۔ ملزمان اتر پورٹ پر ریکی کرتے اور بیرون ملک سے آنے والے شہریوں کو ٹارگٹ کرتے تھے۔ بین الصوبائی گینگ کے ارکان کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی سمیت دیگر علاقوں وارداتیں کرتے تھے۔ گینگ مختلف اضلاع میں متعدد وارداتوں میں ریکارڈ یافتہ تھا۔ ملزمان کو اس سے پہلے بھی تھانہ کینٹ کے علاقے سے گرفتار کر کے چالان کیا گیا تھا۔ دوسرا پولیس مقابلہ تھانہ مورگاہ کے علاقے

میں ہوا جہاں موٹر سائیکل پر سوار 4 ملزمان نے پولیس پر فائرنگ کی، جوانی فائرنگ میں 2 ملزم ہلاک جب کہ 2 فرار ہو گئے۔ ہلاک ملزم احمد خان اور اس کا ساتھی اسٹریٹ کرائم کی وارداتوں میں انتہائی مطلوب تھے۔ ملزمان نے چند روز قبل فائرنگ کر کے پولیس اے ایس آئی شعیب کو زخمی کیا تھا۔ ہلاک ملزمان کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال منتقل کر دی گئی ہیں۔

خاتون سے ساتھ نازیبا حرکت

کراچی اور واقعہ رپورٹ

کراچی: کراچی میں خاتون سے ساتھ نازیبا حرکت کا ایک اور واقعہ منظر عام پر آ گیا۔ ایکسپریس نیوز کو موصول ہونے والی ویڈیو میں ایک اوباش شخص خاتون کے ساتھ غیر اخلاقی حرکت کرتا دیکھا جاسکتا ہے جس سے خاتون خوف زدہ ہو جاتی ہے خاتون کے ہمراہ ایک بچہ بھی تھا۔ تفصیلات کے مطابق کراچی میں راہ چلتی خواتین کے ساتھ نازیبا حرکت کرنے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، تازہ واقعہ نارتھ کراچی سیکٹر 11 اے میں ٹرومین اسکول کے قریبی گلی میں پیش آیا وائرل ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک خاتون ایک بچے کے ہمراہ جا رہی ہے اسی دوران ایک موٹر سائیکل سوار شخص اس کے قریب آیا اور غیر اخلاقی حرکت کر کے وہاں سے فرار ہو گیا۔

6 سالہ بچے کے اغوا میں

ملوث سگا چاچا گرفتار

کراچی: اسلامیہ کالونی سے 6 سالہ بچے کے اغوا میں سگا چاچا ملوث نکلا، پولیس نے مغوی بچے کو بحفاظت بازیاب کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق پیر آباد تھانے کی علاقہ اسلامیہ کالونی سے 6 سالہ معصوم بچے عمر کو نامعلوم ملزمان اغوا کر کے اپنے ہمراہ لے گئے تھے، اغوا کاروں نے بیرون ملک مقیم

بچے کے والد سے بذریعہ فون 5 لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔ ایس ایس پی ویسٹ شاد ابن مسیح کی ہدایت پر مغوی بچے کی بازیابی اور اغوا کاروں کی گرفتاری کے لیے خصوصی ہدایات جاری کی تھی جس پر پولیس نے ٹیکنیکل بنیادوں پر کارروائی کرتے ہوئے مغوی بچے کو بحفاظت بازیاب کر کے اس کے اغوا میں ملوث ملزم کو گرفتار کر لیا۔ پیر آباد پولیس کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت ہاشم ولد محمد نظر خان کے نام سے ہوئی جو کہ مغوی بچے کا سگا چچا ہے ملزم نے بیرون ملک مقیم اپنے بھائی سے ذاتی رجسٹر کی بنا پر اپنے بھتیجے کو اغوا کیا اور بھائی سے تاوان کا مطالبہ کیا تھا۔ واقعے کا مقدمہ الزام نمبر 95/2024 مغوی بچے کے چچا غیرت خان کی مدعیت میں تھانہ پیر آباد میں درج کیا گیا تھا۔ گرفتار ملزم اس سے قبل بھی اپنے ہی ایک اور بھائی کے قتل کے مقدمے میں گرفتار ہو کر پیر آباد تھانے سے جیل جا چکا ہے۔

باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا

کراچی: پرانی سبزی منڈی میں باپ نے جھگڑے کے دوران بیٹے کو سر پر وزنی چیز مار کر قتل کر دیا۔ واقعہ پرانی سبزی منڈی کے قریب بلوچ پاڑہ میں پیش آیا جہاں گھریلو جھگڑے کے دوران باپ نے بیٹے کے سر پر وزنی چیز مار کر قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گیا، مقتول کی لاش ایدھی کے رضا کاروں نے ضابطے کی کارروائی کے لیے جناح اسپتال پہنچائی۔ ایس ایچ او پی آئی بی کالونی فیصل گل نے بتایا کہ ابتدائی تفتیش کے دوران معلوم ہوا ہے کہ بلوچ پاڑہ نزد پرانی سبزی منڈی کے ایک گھر میں جھگڑے کے دوران ملزم منور نے اپنے بیٹے 30 سالہ آصف کے سر پر کوئی وزنی چیز مار کر اسے شدید زخمی کر دیا تھا۔ فیصل گل کے مطابق سر پر گہری اندرونی چوٹ آنے کے باعث آصف موقع ہی پر جاں بحق ہو گیا جبکہ اس کا ملزم باپ فرار ہو گیا جس کی تلاش جاری ہے۔ انھوں نے بتایا کہ باپ اور

بیٹا دونوں نشے کے عادی تھے تاہم پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

کرنٹ لگنے سے تین محنت کش جاں بحق

راولپنڈی: صادق آباد کے علاقے میں کرنٹ لگنے سے 3 محنت کش جاں بحق ہو گئے۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق صادق آباد حاجی چوک کے قریب تین رنگ ساز لوہے کی سیڑھی پر چڑھ کر اسکول کی عمارت پر رنگ کر رہے تھے کہ سیڑھی بجلی کے تاروں سے ٹکرا گئی۔ کرنٹ لگنے کے بعد تینوں محنت کشوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ ریسکیو حکام کا کہنا ہے کہ جاں بحق ہونے والے افراد کی شناخت 22 سالہ عمر دراز، 20 سالہ مظفر اور امتیاز کے نام سے کی گئی ہے۔

شوہر نے بیوی کو قتل کر دیا

لاہور: چوہنگ میں شوہر نے بیوی کو قتل کر دیا، قتل کی وجہ کیا بنی اس پر پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس کے مطابق شہزاد نے چھری کے وار کر کے اپنی بیوی شکیلہ کا قتل کیا، ابتدائی تفتیش میں پتہ چلا ہے کہ ملزم شہزاد گذشتہ بارہ سال سے ذہنی مرض میں مبتلا ہے۔

گیس پمپ سے دھماکا، ماں بیٹی جاں بحق

اسلام آباد: تھانہ آبپارہ کی حدود سیکٹر جی سکس ٹو میں گھر میں گیس پمپ کے دھماکے کے باعث ماں اور بیٹی جاں بحق ہو گئیں۔ یعنی شاہدین کے مطابق محلے میں گیس پمپ بہت زیادہ تھی جس وجہ سے گھر کے اندر گیس پمپ پھیل گئی جس سے زور دار دھماکا ہوا، گھر والوں نے سوئی گیس ڈیپارٹمنٹ کو کئی بار آگاہ کیا لیکن انہوں نے پمپ کو چیک تک نہ کیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق گیس پمپ دھماکے کی وجہ سے گھر میں موجود 6 سالہ بچی اور اس کی والدہ جاں بحق ہو گئیں جنہیں فوری اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ متعلقہ تھانہ آبپارہ کی پولیس اور ریسکیو ٹیمیں موقع پر موجود ہیں۔



INTERNATIONAL NEWS

بین الاقوامی خبریں

سے زیادہ 16109 شکایات، اس کے بعد دہلی میں 2411 اور مہاراشٹر میں 1343، بہار میں 1312، مدھیہ پردیش میں 1165، ہریانہ میں 1115، راجستھان میں 1011، تمل ناڈو میں 608، مغربی بنگال میں 569 اور کرناٹک میں 501 شکایتیں درج کی گئیں۔ اسی طرح 2022 میں بھی کل 6 لاکھ جرائم میں



سے 71 فیصد بھارتی خواتین کے خلاف تھے۔ 2021 میں 31677 زیادتی، 76263 اغوا اور 30856 گھریلو تشدد کے واقعات رپورٹ ہوئے تھے اور 2018 میں بھارت خواتین کے لیے خطرناک ترین ممالک میں سر فہرست تھا۔ انڈیا ٹو ڈے کی رپورٹ کے مطابق روزانہ سفر کرنے والی خواتین میں سے 80 فیصد کو جنسی ہراسگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں سے دہلی سر فہرست ہے UNICEF کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں 27 فیصد لڑکیوں کی شادی 18 سال سے پہلے کر دی جاتی ہے۔ 2017 میں 7 ہزار خواتین کو جہیز نہ دینے پر قتل کر دیا گیا۔ 2014 میں جرمن خاتون، 2018 میں روسی خاتون، 2022 میں برطانوی سیاح خاتون اور 2024 میں اسپینش خاتون کے ساتھ گینگ ریپ کے واقعات پیش آئے تھے جب کہ 2019 میں امریکا نے اپنے شہریوں کو بھارت سفر کرنے کے خلاف وارننگ بھی جاری کی تھی۔

یوم خواتین؛ بھارت عورتوں

کیلئے خطرناک ملک بن گیا

نئی دہلی: آج دنیا بھر میں خواتین کا عالمی دن منایا جا رہا ہے جب کہ مودی کے ہندوستان میں حوا کی بیٹی پر زمین تنگ ہے جو استحصال، معاشرتی تفریق اور حقوق کی عدم فراہمی کا شکار ہیں۔ بھارت میں دیگر اقلیتوں کی طرح خواتین کی حالت زار بھی افسوسناک ہے۔ آبادی میں تناسب 49 فیصد ہونے کے باوجود بھارتی پارلیمنٹ میں خواتین کی نمائندگی صرف 11 فیصد جب کہ ملازمت میں نمائندگی صرف 19 فیصد ہے۔ بھارت میں افرادی قوت 361 ملین مردوں پر مشتمل ہے جس کے مقابلے میں خواتین محض 39 ملین ہیں۔ شرح خواندگی میں خواتین کا مردوں کے مقابلے میں تناسب صرف 20 فیصد ہے جب کہ ملازم پیشہ خواتین کی تنخواہ مردوں سے 20 فیصد کم ہے۔ بھارتی نیشنل کمیشن برائے خواتین کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ برس 2023 میں خواتین کے خلاف جرائم کی 28811 شکایات موصول ہوئیں جن میں سب سے زیادہ 8540 شکایات ہراسگی کی تھیں۔ نیشنل ڈیٹا کے مطابق اس کے بعد گھریلو تشدد کی 6274 شکایات جبکہ جہیز کے لیے ہراسانی کی 4797 شکایات موصول ہوئیں۔ چھیڑ چھاڑ کی 2349، پولیس کی بے حسی کی 1618، عصمت دری اور زیادتی کی کوشش کی 1537، جنسی ہراسانی کی 805، سابر کرائم کی 605، تعاقب کی 472 اور غیرت کے نام پر قتل و تشدد کی 409 شکایات درج کی گئیں۔ اعداد و شمار کے مطابق ریاست اتر پردیش میں سب

اسرائیلی فوج کی نصیرات کمپ پر بمباری

13 خواتین اور بچے شہید

غزہ: اسرائیل نے غزہ کے علاقے نصیرات پناہ گزین کمپ پر بمباری کی جس کے نتیجے میں تقریباً 13 خواتین اور بچے شہید ہوئے۔ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق اسرائیلی



فوج نے غزہ کی پٹی پر حملے تیز کر دیے ہیں، غزہ کے علاقے نصیرات پناہ گزین کمپ میں ہونے والے حالیہ اسرائیلی حملے کے دوران کم از کم 13 خواتین اور بچے شہید ہو گئے جبکہ رفع میں ایک رہائشی ٹاور بھی اسرائیلی بمباری سے تباہ ہو گیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ شمالی غزہ میں غذائی قلت کے باعث ایک شیر خوار بچہ اور ایک نوجوان خاتون شہید ہوئی جس کے بعد غزہ میں غذائی قلت سے شہید ہونے والوں کی تعداد 25 ہو گئی ہے۔ دوسری جانب اسرائیل کی انٹیلی جنس ایجنسی نے کہا ہے کہ حماس کے سربراہ کی اسرائیل کے اتحادیوں سے غزہ میں جنگ بندی کے لیے بات چیت جاری ہے۔ واضح رہے کہ 17 اکتوبر سے اب تک غزہ پر ہونے والے اسرائیلی حملوں میں تقریباً 30 ہزار 960 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جب کہ 72 ہزار 524 فلسطینی زخمی ہوئے ہیں اور درجنوں فلسطینیوں کو اسرائیل نے ریغال بھی بنایا ہوا ہے۔



Dream
Water Pure Life
Bottled Drinking Water

Dream Water Pure Life

ماہانہ آفر کیلئے خصوصی رعایت

0320-4614272
0324-4230804



State Life Rana Chowk A/3 Lahore.

سوشل راؤنڈ اپ



لاہور: وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز پنجابی کچرڈے کے موقع پر ایک سٹال پر چرغہ چلا رہی ہیں



سرگودھا: سرگودھا یونیورسٹی کی طالبات سپورٹس اینڈ کچرڈے پر روایتی لباس پہنے تقریب میں شریک ہیں



لاہور: خواتین کے عالمی دن پر جنرل ہسپتال میں پروفیسر انور ظفر گھریلو تشدد کا شکار رضوانہ کے ہمراہ ایک کاٹ رہے ہیں



لاہور: میلہ چراغاں پر عقیدت مند حضرت شاہ حسین المعروف ماحول حسین کے مزار پر دیئے روشن کر رہے ہیں



بہاولنگر سے شروع ہونیوالے فلسطین امن مارچ کے شرکاء لاہور پریس کلب کے باہر اسرائیلی دہشتگردی کیخلاف سراپا احتجاج ہیں



لاہور: آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز کے زیر اہتمام خواتین کے عالمی دن کے موقع پر نکالی گئی ریلی



لاہور: خواتین کے عالمی دن کے موقع پر اسلام آباد اور لاہور کی ریلیوں میں خواتین شریک ہیں جبکہ دوسری جانب سی ٹی او عمارہ اطہر کی زیر قیادت بھی نکالی گئی ریلی میں خواتین وارڈنز شریک ہیں

MONTHLY **HUMAN RIGHTS WATCH** LAHORE



GRAND OPENING

AYESHA NOOR LUXURY COLLECTION

ALL LUXURY CLOTHING IN
ONE FRAME BE EXPLORED

ENTIRE STOCK

20%
OFF

+92 300 7577758

Ayeshanooronline786@gmail.com

